بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں قائد اعظم



سیّد صابر حسین بخاری

بزمِ رضویہ (رجسٹرڈ) لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اسلامی سلسلۂ اشاعت نمبر ۴۵

نام کتاب	:	''قائداعظم، بارگاہِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں''
مصنف	:	سید صابر حسین شاہ بخاری قادری مدظلہ العالی
موضوع	:	سیرتِ قائداعظم علیہ الرحمۃ کے ایمان افروز پہلو کا بیان
بار اول	:	ستمبر ۱۹۹۸ء (ماہنامہ ''کنزالایمان'' لاہور)
بار دوم	:	ستمبر ۱۹۹۸ء (ماہنامہ ''ضیائے حرم'' لاہور)
بار سوم	:	۲۷ رمضان المبارک ۱۴۱۹ ہجری، ۱۶ جنوری ۱۹۹۹ء
اشاعت سوم	:	مع ترامیم و توضیحات (بزمِ رضویہ، لاہور)
بار چہارم	:	۲۷ رمضان المبارک ۱۴۲۱ ہجری/۲۴ دسمبر ۲۰۰۰ء
پروف ریڈنگ	:	محمد رفیق شیخ حنفی قادری۔ ایم۔ اے (معاشیات)
حسب فرمائش	:	محمد سجاد علی حنفی قادری رضوی مدظلہ العالی
ضخامت	:	۸۸ صفحات
تعداد	:	ایک ہزار (1000)
ہدیہ		

ملنے کا پتہ

☆ بزمِ رضویہ (رجسٹرڈ) ۳۷/۱۴، داتا نگر، بادامی باغ، لاہور۔ ۵۴۰۰۰

☆ گلستانِ رضا، نجمبر، آزاد کشمیر

☆ مسلم کتابوی، دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور

☆ محبوب بک ڈپو، اردو بازار، لاہور

☆ فیضانِ طیبہ لائبریری، نزد نورانی مسجد، عقب ایم بلاک، وحدت کالونی، لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حسن ترتیب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	انتساب	۵
۲	تقدیم (مفتی محمد محب اللہ نوری مدظلہ العالی)	۶
۳	حرفِ تمنا (محمد رفیق شیخ حنفی قادری رضوی)	۸
۴	قطعۂ طباعت (طارق سلطان پوری مدظلہ العالی)	۱۴
۵	ابتدائیہ (سید صابر حسین شاہ بخاری مدظلہ العالی)	۱۶
۶	چل مرے خامہ بسم اللہ	۲۰
۷	شاہ نعمت اللہ ولی کی پیش گوئی	۲۳
۸	ایک مجذوب کی بشارت	۲۴
۹	تاج الاولیاء کی پیش گوئی	۲۵
۱۰	دو درویشوں کی بحث	۲۷
۱۱	شاہ لطیف بری قادری کا ارشاد	۲۸
۱۲	پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی کا فرمان	۲۸
۱۳	قائداعظم کا انتخاب	۲۸
۱۴	پاکستان کی فائل	۳۰
۱۵	بارگاہ رسالت مآب (ﷺ) سے تفویض ذمّہ داری	۳۱
۱۶	دعائے مستجاب	۳۵
۱۷	شبیر احمد عثمانی تحریک پاکستان کے حامی کیوں ہوئے؟	۳۷
۱۸	فتح کا جھنڈا	۳۷
۱۹	پاکستان کی بنیاد	۴۰

۲۰	خوشخبری مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۴۰
۲۱	ایک مخصوص دعوت	۴۱
۲۲	قیام پاکستان	۴۲
۲۳	معجزۂ نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۴۴
۲۴	سلامت تا قیامت	۴۵
۲۵	جمعتہ المبارک کی تعطیل	۵۰
۲۶	حب رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۵۱
۲۷	محافل میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۵۳
۲۸	ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ	۵۵
۲۹	مطالعۂ سیرت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۵۶
۳۰	ایثار و قربانی	۶۱
۳۱	عبادت و ریاضت	۶۲
۳۲	قرآن کریم سے شغف	۶۳
۳۳	حرمین شریفین کی حاضری کا اشتیاق	۶۶
۳۴	بصیرت افروز جواب	۶۷
۳۵	دُرود شریف کی برکت	۶۸
۳۶	سفر آخرت کے مناظر	۶۹
۳۷	کرم بلائے کرم	۷۱
۳۸	غلام رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ۱۳۶۷ھ	۷۴
۳۹	اعتراف عظمت	۷۶
۴۰	اختتامیہ	۷۸
۴۱	ماخذ و مراجع	۸۰
۴۲	اشاریہ	۸۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

بنام:۔

حضرت قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے مقام شناس، مجاہد تحریک آزادی، رئیس الاحرار، فخر السادات، سید فضل الحسن المعروف

حضرت مولانا حسرت موہانی رحمۃ اللہ علیہ

سال ہا گوش جہاں زمزمہ زا خواہد بود
زیں نواہا کہ دریں گنبد گرداں زدہ بود

(حافظ شیرازی)

صابر حسین شاہ بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

از قلم:۔ جانشین حضرت فقیہ اعظم، الحاج صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری مدظلہ العالی

☆ ☆ ☆ ☆

مملکت خداداد پاکستان کا قیام اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خاص کرم نوازی سے عمل میں آیا، اس کی قیادت کا سہرا قائداعظم محمد علی جناح کے سر ہے، تحریک پاکستان میں سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت کے اکابر علماء کرام و مشائخ عظام نے قائداعظم کا ساتھ دیا جب کہ کانگریسی علماء اور ان کے حواریوں نے سخت مخالف کی تھی۔۔۔۔ پاکستان معرض وجود میں آئے پچاس برس بیت جانے کے باوجود، شکست خوردہ عناصر اس غم کو بھلا نہیں سکے اور آج بھی کسی نہ کسی انداز میں، اپنے بغض و عناد کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔۔۔۔ اس کی تازہ مثال پاکستان کی گولڈن جوبلی کے موقع پر ماہنامہ "الحق" (اکوڑہ خٹک) کے خاص نمبر میں ابو سلمان (شاہ جہان پوری) کا مقالہ ہے، جس میں پاکستان اور بانی پاکستان پر رکیک حملے کئے گئے ہیں۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ جل و علا جزائے خیر دے محسن اہل سنت محترم سید صابر حسین شاہ بخاری کو جنہوں نے اہل سنت کی طرف سے "فرض کفایہ" ادا کرتے ہوئے بروقت اقدام کیا اور جوابی طور پر نہایت محققانہ انداز میں بصیرت افروز مضامین تحریر کئے، جو حال ہی میں ماہنامہ "کنز الایمان"، لاہور کے قائداعظم نمبر کی صورت میں شائع ہو کر علمی و تحقیقی حلقوں میں پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔۔۔۔ ان ہی مضامین میں سے ایک مقالہ "قائداعظم بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں" مزید ترامیم و اضافہ کے ساتھ بزم رضویہ،

لاہور علیحدہ کتابی شکل میں شائع کر رہی ہے۔

محترم سید صابر حسین شاہ بخاری، اہل سنت و جماعت کے ابھرتے ہوئے محقق اور قلم کار ہیں۔۔۔۔ امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت، فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے حوالے سے نہایت وقیع مقالے لکھ کر علمی حلقوں میں اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔۔۔۔ زیر نظر مقالہ بڑا پر مغز، معلوماتی اور دلچسپ ہے، جس میں قائداعظم کی زندگی کے ایک اہم گوشہ کو بے نقاب کرتے ہوئے کثیر حوالہ جات کی روشنی میں ان کے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے۔۔۔۔ مقالہ کے مطالعہ سے قائداعظم کے بارے میں مخالفین کے پروپیگنڈہ کی حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے اور ہر انصاف پسند قاری قائداعظم کو ایک باکردار مسلمان اور عاشق رسول تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔۔ علامہ اقبال، مفکر پاکستان، قائداعظم بانی پاکستان اور علماء و مشائخ اہل سنت، معاونینِ تحریکِ پاکستان تھے، گویا منشائے الٰہیہ یہ تھی کہ پاکستان بنانے کے عظیم کارنامے کا اعزاز عاشقان رسول ہی کے حصہ میں آئے۔

اللہ تعالیٰ جل و علا محترم سید صابر حسین شاہ بخاری کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت بخشے، ان کے قلم کو مزید برکتیں عطا کرے اور صحت و عافیت کے ساتھ بیش از بیش خدمات **دینیہ** کی توفیق مزید مرحمت فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ اَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ

(صاحبزادہ) محمد محب اللہ نوری
مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف
مدیر اعلیٰ ماہنامہ "نور الحبیب" بصیر پور شریف (اوکاڑہ)
۲۷ نومبر ۱۹۹۸ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حرف تمنا

خوشا وہ دور کہ طیبہ مقام تھا ان کا (ﷺ)
خوشا وہ وقت کہ فیض عام تھا ان کا (ﷺ)

دنیا میں سب سے بہترین دور وہ تھا کہ جب نبی اکرم، رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس عالم آب و گل میں جلوہ فرما تھے۔۔۔ آپ کا دور مبارک، دیگر ادوار سے اس لئے افضل ہے کہ اس عہد کی خوش نصیب ہواؤں نے، فضاؤں نے، شعاعوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو چھواء۔۔۔ اصحاب پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو سب سے بڑا اعزاز و شرف یہ حاصل ہے کہ انہوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے بحالت ایمان چشم ظاہر سے، سید الانبیاء و المرسلین، رحمتہ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کا دیدار کیا۔۔۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت سے فیض اٹھایا اور پھر بحالت ایمان دنیا سے پردہ فرما گئے۔۔۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

جس مسلمان نے دیکھا انہیں اک نظر
ان سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام
(رضا)

حضور پرنور، شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار کی نعمت سے کیا امت، تاقیامت محروم رہے گی؟ کیا حسن منور کے نورانی جلووں کو اہل محبت کی نگاہیں ترسیں گی؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کو قیامت تک کے لئے بشارت دی کہ:

من رانی فی المنام فقد رانی۔۔۔ (جس نے خواب میں مجھے دیکھا

یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا)

اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھنے کی یہ شان ہے کہ:

من رانی فقدرای الحق۔۔۔ (جس نے آپ کو دیکھا، اس نے حق ہی دیکھا)

"صحیح مسلم شریف" کے ایک ارشاد مبارکہ میں تو بڑا مژدہ جانفزا سنایا کہ:

"من رانی فی المنام فسیرانی فی یقظہ۔۔۔ (جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ بہت جلد مجھے بیداری میں دیکھے گا) [۱]

خدا تعالیٰ اس نعمت و سعادت، اس لطف و عنایت سے دنیا و آخرت میں مالا مال فرمائے، آمین ثم آمین

چنانچہ انہی مبشرات مبارکہ اور رویائے صالحہ پہ اعتماد کرتے ہوئے کئی نفوس قدسیہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے خواب دوسروں سے بیان کئے یا قلمبند فرمائے۔۔۔ سید صابر حسین شاہ بخاری مدظلہ العالی کا یہ بصیرت افروز مقالہ:

"قائداعظم بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں"

بھی اسی سلسلہ مبارکہ کی ایک ایمان افروز کڑی ہے۔۔۔ یہ رسالہ جہاں بانی پاکستان، محمد علی جناح کی سوانح عمری کا ایک روحانی پہلو ظاہر کرتا ہے تو وہاں بانی اسلام، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کا کریمانہ رخ بھی اجاگر کرتا ہے۔۔۔ اسے بھی

سیرت النبی بعد از وصال نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے باب میں شمار کیا جا سکتا ہے۔۔۔ اس تحریر منیر میں ایک دو نہیں بلکہ بہت سے مبشرات مبارکہ و رویائے صالحہ کے حوالہ سے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک سچے خادم رسول مقبول کا مقام واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ

۱۔ شیخ محقق الشاہ عبدالحق محدث دہلوی کی "مدارج النبوت شریف" کے اردو ترجمہ، جلد اول، (مطبوعہ کراچی) صفحہ ۲۴۰۔ ۲۴۶ میں تفصیلات ملاحظہ فرمائیں۔

چشم ظاہربین کے نزدیک قیام پاکستان کا سیاسی کارنامہ "جناح صاحب" نے سرانجام دیا مگر چشم حق بین کے نزدیک یہ سرکار ابد قرار، آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محمد علی جناح پر خاص لطف و کرم تھا کہ وہ اتنی دشواریوں اور مشکلوں کے باوجود کامیاب و کامران رہے اور ملت اسلامیہ میں بانی پاکستان، بابائے قوم اور قائداعظم جیسے معزز و محترم خطابات و القابات سے پہچانے گئے۔۔۔

ان میں بعض خواب بانی پاکستان کے معترضین، ناقدین حضرات کے اکابرین کی نسبت سے ہیں، انہیں چاہئے کہ انہیں اور کسی کا پاس لحاظ نہیں تو نہ سہی، کم از کم اپنے بڑوں کی بات ہی رکھ لیں۔۔۔ اسی مقالہ میں ایک روایت بہت اہم ہے۔

جس کے مطابق قائداعظم کے ایک مخلص و معتمد ساتھی نے بیان کیا کہ امام الانبیاء، حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگریزی زبان میں کلام فرمایا۔۔۔ ممکن ہے کہ کسی کو اس پہ حیرت ہو، اس کی حیرت دور کرنے کے لئے مناسب خیال کیا کہ چند مستند و معتمد روایات نقل کر دی جائیں۔۔۔ صاحب تفسیر جمل فرماتے ہیں:

وھو صلی اللہ علیہ وسلم کان یخاطب کل قوم بلغتھم ۲۔

(حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر قوم سے ان کی زبان میں خطاب فرمایا کرتے تھے)

"نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض" میں علامہ خفاجی فرماتے ہیں:

"انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لجمیع الناس علمه جمیع اللغات ۳۔

(اللہ تعالیٰ نے چونکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام لوگوں کی طرف بھیجا ہے تو اللہ تعالیٰ نے تمام زبانیں بھی سکھا دیں۔)

امام ابن ابی شیبہ اپنے "مصنف" مین روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار

۲۔ تفسیر جمل، جلد دوم، صفحہ ۵۱۲ ۳۔ نسیم الریاض، جلد دوم، صفحہ ۳۸۷

صحابیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو قیصر، کسریٰ، مقوقس اور نجاشی کی طرف قاصد بنا کر بھیجا۔۔۔

فاصبح کل رجل منھم یتکلم بلسان القوم الذی بعث فیھم

(مصنف ابن ابی شیبہ)

(ان صحابیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے صبح کی تو ہر صحابی جس قوم کی طرف قاصد بنا کر بھیجا گیا تھا، اسی قوم کی زبان میں کلام کرنے لگا۔) ۴۔

دور کیوں جایئے، خود دیوبندی حضرات کے فخرالمحدثین مشہور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی (المتوفی ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۷ء) کا کہنا ہے کہ:

"ایک صالح، فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ: آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو یہ کلام کہاں سے آ گئی؟ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تو عربی ہیں؟"

فرمایا کہ: "جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا، ہم کو یہ زبان آ گئی ہے" سبحان اللہ، اس سے رتبہ اس مدرسہ (دیوبند) کا معلوم ہوا۔" (۵)

لفظ "کلام" جو اردو زبان میں مذکر بولا جاتا ہے جیسے کلام لکھا، کلام پڑھا، کلام سنا وغیرہ مگر وہی لفظ کلام دیوبند جا کر مونث ہو گیا۔ ۶۔ پھر اس پہ اعلم الاولین والآخرین، شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو "اردو" سکھانے کا دعویٰ؟ اے کاش ایسے خوابوں اور عبارتوں پہ بھی "کسی نے تیز ہو کر کہا (ہوتا کہ) یہ سب جھوٹ ہے" تو آج عالم اسلام کے کئی مسائل حل ہو چکے ہوتے۔

۴۔ خصائص الکبریٰ شریف، جزء الثانی ۵۔ "براہین قاطعہ" صفحہ ۳

۶۔ علامہ منصور علی خاں کی تصنیف: "خوابوں کی بارات" میں تفصیل ملاحظہ فرمایئے

سید صابر حسین شاہ صاحب کے تحریک پاکستان کے حوالے سے یہ معلومات افزاء مقالے ایسی گرانقدر اہمیت کے حامل ہیں کہ انہیں سینکڑوں، ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں، کروڑوں کی تعداد میں شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔۔۔ قومی تقاضا ہے کہ انہیں وقتاً فوقتاً قومی اخبارات میں شائع کرتے رہنا چاہئے۔ آج کے اس پرفتن دور میں جبکہ نظریہ پاکستان، تحریک پاکستان، بانی پاکستان، مصور پاکستان اور دیگر اکابرین پاکستان کے خلاف، بڑے وسیع پیمانہ پر کہیں ڈھکے چھپے لفظوں اور کہیں کھلے ننگے لہجوں میں پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے، ایسی تحاریر کی اشاعت کثیرہ کی اشد ضرورت ہے۔

یہ کسی بھی قوم کے لئے بہت بڑے المیئے ہیں کہ وہ اپنے محسنین و قائدین کی خدمات کو فراموش کردے یا ان کے محسنین کے ناقدین اور نظریاتی مخالفین اس قوم کے قائدین کا روپ دھار لیں۔ افسوس، آج ہماری قومی، سیاسی تاریخ اسی المیہ سے دو چار ہے کہ آج یہ دونوں رویئے ہمارے علم و ادب، تصنیف و تحقیق میں مروج ہیں اور بعض حضرات کی بدولت مسلکی تعصبات اور گروہی میلانات، قومی مفادات اور اجتماعی رجحانات پہ غالب آچکے ہیں۔

ان حالات میں ضروری ہے کہ:

(الف) تحریک پاکستان کے حوالے سے، اعلیٰ سطح پر ایمان، اتحاد اور تنظیم کے ساتھ تحقیقی کام سرانجام دیئے جائیں اور نئے نئے مقالات شائع کئے جائیں۔ (ب) نئی پرانی مطبوعات کی چند سال کے بعد اشاعت تازہ ہوتی رہے۔ (ج) اشاعتی ادارے دینی موضوعات کے ساتھ ساتھ نظریہ و تاریخ کی حفاظت کے لئے ایسے بصیرت افروز، علمی، تحقیقی مقالات بھی شائع کیا کریں۔ (د) تعلیمی نصاب میں درج تحقیقی اغلاط کی اصلاح کی جائے۔ اس حوالے سے مستند و معتمد نصابی و غیرنصابی کتابیں شائع کی جائیں۔ (ر) قومی اور صوبائی سطحوں پر دینی مدرسوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کی لائبریریز اور پبلک لائبریریز میں ان کتب و رسائل کی دستیابی کا اہتمام کیا جائے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں ""انقلاب بر کتاب"" کی توفیق عطاء فرمائے اور اہل پاکستان کو اپنے اجتماعی مسئلے اور قومی تقاضے کماحقہ سمجھنے سمجھانے، انہیں سلجھانے اور ان کے

مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔ رب العالمین جل شانہ سے دعا ہے کہ سید صابر حسین شاہ بخاری مدظلہ العالیٰ کے اس مقالہ بلکہ تمام تصانیف مبارکہ کو عوام و خواص کے قلوب و اذہان میں مقبولیت بخشے اور محترم شاہ صاحب کو اتنی صحت و قوت، اتنی فراغت و سہولت اور جرات و لیاقت بخشے کہ آپ ایسی ہزاروں تحریروں سے ملت اسلامیہ کو خوب، خوب نفع پہنچائیں اور دنیا و آخرت میں اجر و ثواب پائیں۔

آمین ثم آمین یا رب العالمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

۲۶ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ ر
۱۵ جنوری ۱۹۹۹ء

محمد رفیق شیخ حنفی قادری (ایم اے)
بزم رضویہ (رجسٹرڈ) داتا نگر، بادامی باغ، لاہور

۷۸۶

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام



سید نور محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

سید صابر حسین شاہ بخاری مدظلہ العالی

بزم رضویہ (رجسٹرڈ) 14/37 داتا نگر بادامی باغ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعہ طباعت

نتیجہ فکر، طارق سلطان پوری، حسن ابدال

طالب غلامی رسول
(۱۴۱۹ھ)

مشرف غلامی رسول
(۱۹۹۸ء)

ہیں محمد اور علی غائیت جلیل القدر نام
بے حساب ان کے فضائل ہیں فیوض ان کے کثیر
ان بڑے ناموں کا مجموعہ تھا نام اس شخص کا
قائداعظم سے نامی جو ہوا مرد کبیر
قافلہ سالار اہل حق، فہیم و دیدہ ور
کاروان جہد و ایثار و عزیمت کا امیر
تھے اب وجد اس کے اور وہ خود سعید اختر بھی تھا
فیض یاب خاندان غوث اعظم دستگیر
اکبری فتنہ کی سرکوبی کے مشکل کام میں
تھے بزرگ اس کے مجدد الف ثانی کے نصیر
حکمت و تدبیر اس کی خوبی کردار کی
شاذ ہے اوراق تاریخ سیاست میں نظیر
صورت فولاد محکم اس کا عزم، اس کا عمل
قول اس کا ایسا پختہ جیسے پتھر پر لکیر
جو مقابل اس کے تھے اس سے جو رکھتے تھے عناد

اس کے علم و فہم کا رکھتے نہ تھے عشر عشیر
اس کا دل تھا اعتماد حق تعالیٰ سے قوی
اس کا سینہ نور عشق مصطفیٰ سے مستنیر
برکوچک کے مسلمانوں کا تھا وہ بادشاہ
تھا دلوں کا بادشاہ، رکھتا نہ تھا تاج و سریر
وہ جواں ہمت، وہ بانی ارض پاکستان کا
دنگ اس کی عظمت کردار پر ہے چرخ پیر
ملت اسلامیہ کا درد مند و غم گسار
بطلل حریت، غلام صاحب خیر کثیر
اسوہ سرکار (ﷺ) تھا اس کی نظر کے سامنے
خوش مقدر تھا نبی (ﷺ) کے دام الفت کا اسیر
اکتساب نور کرتا تھا وہ جان نور سے
اس لئے اس پیکر دانش کا روشن تھا ضمیر
ان کی امت کا وہ سچے دل سے خیر اندیش تھا
مہرباں اس پر تھے محبوب خداوند قدیر

☆ ☆ ☆

اس حوالے سے کیا تحریر "صابر شاہ" نے
یہ مقالہ جس سے اہل ذوق ہوں گے ذوق گیر
مجھ سے ہاتف نے کہا طارق زروئے "دیدہ زیب"
سال کر اس کا رقم "یہ ہے حکایت دلپذیر"

۱۴۱۹ھ = ۱۴۱۵ + ۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

؎ فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

مملکت خداداد پاکستان کی گولڈن جوبلی کے موقع پر ملک کے مختلف جرائد و رسائل نے خصوصی نمبر نکالے اور بانی پاکستان، قائداعظم، محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی گراں قدر خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ عین اس موقع پر ماہنامہ "الحق" (اکوڑہ خٹک) نے تحریک پاکستان کے مشہور مخالف ابوالکلام آزاد کے ایک شیدائی ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری کے ایک طویل مضمون "نظریہ پاکستان اور بانی پاکستان" کی اشاعت کر دی، اس مضمون میں قائداعظم علیہ الرحمۃ کی تابناک شخصیت کو داغدار کرنے کی ناپاک جسارت کی گئی۔

راقم نے سوچا کہ تحریک پاکستان کے موقع پر اہل سنت کے مشائخ عظام اور علمائے کرام نے قائداعظم علیہ الرحمۃ کا بھرپور ساتھ دے کر اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کیا تھا۔ کیوں نہ آج ان کا دفاع بھی اہل سنت ہی کے حصے میں آئے، چنانچہ اسی جذبہ صادق کے تحت اہل سنت کا یہ ادنیٰ خادم اپنے قائداعظم علیہ الرحمۃ کے دفاع میں مصروف ہو گیا۔ دوران تحقیق غائبانہ امداد شامل حال رہی پھر کامیابی نے بھی قدم قدم پر میرے قدم چومے۔

الحمد للہ، اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر کرم سے رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ (۱۹۹۸ء) کو تین مقالات پایہ تکمیل تک پہنچ گئے۔

۱۔ "قائداعظم بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں"
۲۔ "قائداعظم کیسا پاکستان چاہتے تھے؟"
۳۔ "قائداعظم کا مسلک"

ان مقالات کی تکمیل کی خبر پر ادیب اہل سنت ڈاکٹر محمود احمد ساقی نے راقم کی

حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا:

"قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کا دفاع بہت بڑی سعادت ہے۔ یہ کتاب چھپے تو "نوائے وقت" لاہور سید عمران نقوی کے نام برائے تبصرہ ضرور ارسال کر دیں تاکہ صحافی حضرات تک بھی پہنچ جائے۔"

(مکتوب گرامی بنام راقم الحروف محررہ ۱۵ فروری ۱۹۹۸ء)

ان تینوں مقالات کو محمد نعیم طاہر رضوی نے ستمبر ۱۹۹۸ء میں ماہنامہ "کنز الایمان" (لاہور) کے "قائداعظم نمبر" کی صورت میں چھاپ دیا۔ اہل علم نے یہ نمبر ہاتھوں ہاتھ لیا۔ مختلف جرائد و رسائل نے اس پر شاندار تبصرے شائع کئے۔ باذوق اور ارباب علم دانش نے مقالہ "قائداعظم بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں" کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور راقم کی بے حد پذیرائی کی۔ یہ مقالہ ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور کے شمارہ ستمبر ۱۹۹۸ء میں بھی چھپ کر عام ہوا اور سوائے ریکارڈ کے کوئی پرچہ باقی نہ رہا۔

جانشین فقیہ اعظم، صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری مدظلہ، راقم کے نام ایک خط میں فرماتے ہیں:

"کنز الایمان" کا "قائداعظم نمبر" دیکھا ہے۔ "الحق" (اکوڑہ خٹک) کے نمبر کے بعد اس کی بے حد ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ جل و علا آپ کو جزائے خیر دے۔۔۔۔ اکثر مقالات سے پڑھا ہے، واقعی یہ بے حد مفید اور نہایت تحقیقی کاوش ہے۔ خصوصاً" حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت کے حوالے سے قائداعظم کی زندگی کا ایک نیا اور نادر پہلو آپ نے متعارف کرایا ہے۔ بے حد خوشی ہوئی اور دل سے دعائیں نکلیں۔

(مکتوب گرامی بنام راقم الحروف محررہ ۲۹ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ)

گورنمنٹ مڈل سکول، عمر خیل، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے ایک مدرس مولانا مقبول احمد مدظلہ کے خط سے ایک اقتباس ملاحظہ فرمایئے:

"ضیائے حرم" کے ایک شمارے میں (ستمبر ۱۹۹۸ء میں) آپ کا مضمون "قائداعظم بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں" چھپا۔ بہت خوب

رہا۔ میرے دوست احباب کا حلقہ اتنا وسیع تو نہیں، تاہم سکولوں کے اساتذہ وغیرہ جنہوں نے بھی پڑھا، یا جن کو پڑھوایا، سب خوش ہوئے اور متعجب بھی کہ "ہمیں آج تک قائداعظم کے متعلق ایسی محبت افروز باتیں کسی نے نہیں بتائیں۔"

(مکتوب گرامی بنام راقم الحروف محررہ ۲۶ نومبر ۱۹۹۸ء)

ماہر رضویات، مسعود ملت، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری مدظلہ العالی نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی خواہش کا اظہار یوں فرمایا:

"قائداعظم سے متعلق آپ کی تحقیق پڑھ کر خوشی ہوئی۔ یہ باتیں رسالے میں چھاپ کر تقسیم ہونی چاہئیں۔"

(مکتوب گرامی بنام ارقم الحروف محررہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۸ء)

کیڈٹ کالج حسن ابدال کے شعبہ مطالعہ پاکستان کے صدر، پروفیسر محمد ارشد نے راقم کو خود بتایا:

"مقالہ، "قائداعظم بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں" کے اقتباسات پڑھ کر طلباء کو سنائے تو وہ بہت محظوظ ہوئے۔"

اسی طرح مولانا سید محمد عطاء اللہ شاہ بخاری مدظلہ (مدرس جامعہ محمدیہ غوثیہ، گلزار مدینہ، حسن ابدال) فرماتے ہیں:

"میں نے ایک جمعتہ المبارک کے موقع پر مقالہ "قائداعظم بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں" ہی سے تقریر کی۔ جب اس مقالہ کے اہم اقتباسات سامعین کو سنائے تو وہ دنگ رہ گئے۔"

غرضیکہ اس مقالے کو حد سے زیادہ پذیرائی ہوئی۔ سکولوں کے اساتذہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ انہوں نے اس کے اقتباسات طلباء کو سنا کر محظوظ کیا۔ علماء نے اپنی تقاریر میں اس کے اہم اقتباسات سنا کر سامعین کو قائداعظم کی عظیم شخصیت کے دینی پہلو سے متعارف کرایا۔

۲۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء بروز جمعرات، ہوٹل ہالیڈے ان، اسلام آباد میں "امام احمد رضا

کانفرنس" انعقاد پذیر ہوئی۔ راقم حسب معمول حاضر ہوا۔ ایک باریش بزرگ مجھے تلاش کر رہے تھے۔ ملاقات ہوئی، تعارف ہوا تو وہ بزرگ بزم رضویہ، لاہور کے روح رواں، جناب محمد سلیم جلالی مدظلہ العالی نکلے۔ "کنز الایمان" (لاہور) کا "قائداعظم نمبر" ان کے ہاتھ میں تھا۔ فرمانے لگے: "لاہور سے سفر شروع کیا تو اس کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔ آپ ہمیں مقالہ "قائداعظم بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں" بزم رضویہ (لاہور) کے زیر اہتمام چھاپنے کی اجازت دیں۔" فقیر نے بخوشی اجازت دے دی۔

بعد ازاں ان کے دست راست، جناب محمد رفیق شیخ حنفی قادری مدظلہ نے مشورہ دیا کہ "مضمون میں کچھ توضیحات و ترمیمات (ترامیم) کی ضرورت ہے اور بعض مقامات پر عنوانات درج کر دیئے جائیں۔"

اب راقم نے سارا مضمون تبدیل کر دیا ہے۔ متن اور حواشی میں کئی مفید اضافے کئے ہیں۔ "حوالہ جات" اور "حواشی" آخر کے بجائے متعلقہ صفحات میں زیر سطور لکھ دیئے ہیں تاکہ قارئین پر اس کا اثر دوبالا ہو جائے۔۔۔۔ آخر میں ماخذ و مراجع کی فہرست بھی دے دی ہے۔۔۔۔ اس مقالے میں جو حسن و خوبی ہے وہ اللہ تعالیٰ (جل شانہ) اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لطف کرم اور بزرگوں، دوستوں کی دعاؤں کا ثمرہ شیریں ہے ورنہ من آنم کہ من دانم

گدائے کوئے مدینہ شریف

احقر صابر حسین

۱۸ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ

۷ جنوری ۱۹۹۹ء

برہان شریف (اٹک)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چل میرے خامہ بسم اللہ

اے قوم! اپنے قائداعظم کی قدر کر
اسلام کا نشاں ہے محمد علی جناح

(میاں بشیر احمد)

محمد اور احمد بہت ہی افضل نام ہیں۔ احادیث مبارکہ میں محمد نام رکھنے کے بہت زیادہ فضائل آئے ہیں۔ (۱) پھر محبوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم پاک کے ساتھ ان کے داماد محترم اور خلیفہ چہارم، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا نام شامل ہو تو نور علی نور ہے۔ ہمارا تو ایمان ہے کہ ان دونوں ناموں کی عظمت و رفعت کا اندازہ لگانا انتہائی مشکل ہے۔ جس خوش نصیب مسلمان کے نام میں یہ دونوں بابرکت نام شامل ہوں، میرا وجدان کہتا ہے کہ اسے ہمیشہ تائیدا یزدی اور غیبی امداد حاصل ہوتی رہے گی۔

لیکن مولوی اسماعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۱ء) لکھتے ہیں کہ:

"جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" (۲)

نعوذ باللہ من ذالک

---

(۱) دیکھئے:۔ حافظ احمد رضا خان بریلوی: "النور و الضیاء فی احکام بعض الاسماء" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۹۱ء

(۲) اسماعیل دہلوی: "تقویۃ الایمان" (مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۸ء) ص ۵۵

نوٹ:۔ مولوی اسماعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۱ء) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے پوتے اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے بھتیجے تھے۔ لیکن یہ راہ و رسم منزل ہا سے ہٹ گئے اور اس میخانہ کے ساقی نہ رہے۔ انہوں نے رسوائے زمانہ کتاب "تقویۃ الایمان" لکھ کر انبیاء کرام (علیہم السلام) اور اولیائے عظام (علیہم الرحمہ) کی توہین و تنقیص کی۔ اس کتاب

(بقیہ آئندہ صفحہ پر)

مولوی اسماعیل دہلوی نے یہاں پیغمبر آخر الزماں، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے محبوب خلیفہ، حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ، الکریم کو نہایت ہی جرات مندانہ انداز میں "بے اختیار" لکھ کر اپنے موقف کی وضاحت کی ہے۔ حالانکہ قرآن و احادیث بھی شاہد عادل ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کو کبھی بھی بے اختیار نہیں چھوڑتا بلکہ ان پر اپنے انعامات و اکرامات کی بارشیں فرماتا رہتا ہے۔ جس خوش نصیب مسلمان کے نام میں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ، الکریم کے مبارک نام شامل ہوں اللہ تعالیٰ (جل شانہ) اسے بے اختیار نہیں چھوڑتا بلکہ اسے "صاحب اختیار و اقتدار" بنا کر اپنے محبوبوں کے مبارک ناموں کی لاج ضرور

کی بدولت مسلمانوں میں ایک خطرناک جنگ چھڑ گئی۔ مسلمانوں کا شیرازہ بکھر گیا۔ جس قدر اس کتاب کی اشاعت زیادہ ہوتی جاتی ہے، اسی قدر جنگ وسیع تر ہو رہی ہے۔ اس کی اشاعت سے لے کر آج تک علماء حق کثر ھم اللہ تعالیٰ اس کا رد لکھتے چلے آ رہے ہیں۔ راقم نے اب تک اس کے رد میں مندرجہ ذیل کتابیں مطالعہ کی ہیں، تفصیل کے لئے انہیں دیکھئے۔

۱۔ علامہ محمد فضل حق خیر آبادی: "تحقیق الفتویٰ ابطال الطغویٰ" (مطبوعہ مبارکپور)

۲۔ شاہ مخلص الرحمن جہانگیری: "شرح صدور" (مطبوعہ دہلی)

۳۔ عزیز احمد قادری رضوی: "اصلاح تقویۃ الایمان" (مطبوعہ کراچی)

۴۔ علامہ احمد رضا خان بریلوی: "الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ" (مطبوعہ لاہور)

۵۔ علامہ احمد رضا خان بریلوی: "سل السیوف الہندیہ علیٰ کفریات باباء النجدیہ" (مطبوعہ لاہور)

۶۔ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی: "اطیب البیان رد تقویۃ الایمان" (مطبوعہ کراچی)

۷۔ ابوسعید محمد امین فیصل آبادی: "تعارف تقویۃ الایمان" (مطبوعہ لاہور)

۸۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: "نور و نار" (مطبوعہ لاہور)

۹۔ ابوالحسن زید فاروقی "اسماعیل دہلوی اور تقویۃ الایمان" (مطبوعہ لاہور)

۱۰۔ محمد انور مدنی: "کلی ایمان" (مطبوعہ لاہور) (صابر)

رکھتا ہے۔ چشم فلک نے یہ نظارہ اس وقت دیکھا جب پاک و ہند میں انگریز کوچ کرنے کی تیاریاں کرنے لگے اور ہندو پورے خطے پر "ہندو راج" جاری کرنے کے خواب دیکھنے لگے۔ خود مسلمان کہلانے والوں کا بھی ایک گروہ اپنوں سے کٹ کر ہندوؤں سے جا ملا' یہ گروہ اپنے جبہ و عمامہ اور توندوں سے مسلح ہو کر' مسلمانوں کو بہکانے' ورغلانے میں مصروف ہو گیا۔ ان حالات میں ہر درد مند مسلمان حیران و پریشان ہو گیا۔ ان نازک ترین حالات میں ایک ایسے مسلمان کی ضرورت تھی جو انگریز کے قول و فعل اور ہندو کی چالبازیوں سے مکمل واقف ہو اور سچا غلام رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ہو' چنانچہ منشاء الٰہی اور منشائے نبوت کے مطابق "محمد علی جناح" کا انتخاب ہوا۔ چونکہ محمد علی جناح نے اکثر تعلیم انگریز کے تعلیمی اداروں سے حاصل کی اور عملی زندگی کا آغاز بھی انگلستان سے ہی کیا اور پھر شروع میں ہندوؤں کی جماعت "کانگریس" میں بھی رہنے کا تجربہ کیا اور اس کے نام میں اللہ تعالیٰ کے دو محبوبوں کے نام بھی شامل تھے۔ وہ ایک سچا اور پکا مسلمان تھا' اس لئے وہ دونوں دشمنوں' انگریزوں اور ہندوؤں سے نبرد آزما ہونے کی مکمل صلاحیت رکھتا تھا' چنانچہ یہ مرد مجاہد میدان کارزار میں کود پڑا۔۔۔ علماء و مشائخ ان کے قیادت میں جمع ہونے لگے۔۔۔ دوسری طرف ہندو' سکھ' انگریز اور کانگریسی کلمہ گو ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے کہ مسلمانوں کو "الگ خطہ" پاکستان نہ ملے۔۔۔ کانگریسی کلمہ گو حضرات' محمد علی جناح کو دیکھ کر غیض و غضب میں آ گئے۔۔۔ انہیں تنقید کا نشانہ بنانے لگے۔۔۔ دین سے بیگانہ قرار دینے لگے۔۔۔ مذاق اڑانے لگے۔۔۔ اور ان کا فوٹو پھرانے لگے اور کہنے لگے کہ :

"داڑھی منڈا یہ انسان کبھی مسلمانوں کا قائد ہو سکتا ہے۔؟"

محمد علی جناح اس غوغا آرائی کے باوجود اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے۔۔۔ ابتلاو آزمائش میں نہ جھکے نہ بکے۔۔۔ وائسرائے لارڈ ریڈنگ نے جب آپ کی صلاحیت' دیانتداری اور فرض شناسی کی قدر کرتے ہوئے آپ کو سر کا خطاب دینا چاہا تو آپ نے انکار فرماتے ہوئے کہا:

"میں یہ زیادہ پسند کروں گا کہ مجھے صرف مسٹر محمد علی جناح کہا جائے۔" (۳)

آخر قدرت نے پوری ملت اسلامیہ کی زبان سے آپ کو قائداعظم کہلوا دیا۔۔۔ قائداعظم محمد علی جناح کے ہاتھوں ہندو' سکھ' انگریز اور کانگریسی علماء شکست فاش کھا گئے اور یہ اکیلے میدان مار گئے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے ثابت فرما دیا کہ دیکھو جس کے نام میں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مبارک نام شامل ہوں' دنیا کی کوئی طاقت اسے شکست نہیں دے سکتی۔ وہ بااختیار اور بااصول ہوتا ہے۔

قیام پاکستان کسی سیاسی کشمکش کا نتیجہ نہیں بلکہ مشیت ایزدی کے عین مطابق تھا۔ اولیائے کرام نے بہت پہلے اس کے ظہور کی خبر دے دی تھی۔۔۔ موضوع کی مناسبت سے چند مبشرات پیش کی جاتی ہیں۔

سید شاہ نعمت اللہ ولی علیہ الرحمتہ کی پیش گوئی

حضرت سید شاہ نعمت اللہ ولی علیہ الرحمتہ' ولی کامل' صوفی باصفا' صف اول کے درویش اور صاحب علم لدنی تھے۔ آپ علیہ الرحمتہ نے مستقبل میں پیش آنے والے انقلابات زمانہ پر دو ہزار کے قریب اشعار' فارسی زبان میں' لکھے اور ان میں واقعات کی پیشین گوئیاں فرمائیں جو حرف بحرف پوری ہوتی جا رہی ہیں۔ برطانوی حکومت کے متعلق شاہ صاحب نے اپنے قصیدہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ "ہند میں نصاریٰ کی حکومت سو سال سے آگے نہیں جائے گی۔" یہ سن کر لارڈ کرزن گھبرایا اور شاہ صاحب کے قصیدہ کی اشاعت پر پابندی لگا دی۔ پہلی جنگ عظیم کے موقع پر اس کی اشاعت ممنوع قرار دی گئی۔ پابندی اور ممانعت کے باوجود آپ کے قصیدہ کے الہامی اشعار لوگوں کے دلوں میں محفوظ رہے۔

حضرت شاہ نعمت اللہ ولی علیہ الرحمتہ اس قصیدہ میں ہندوستان کی تقسیم کے متعلق فرماتے ہیں:

(۳) سعید راشد: "گفتار و کردار قائداعظم" (مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۲ء) ص ۴۱

نصرانیاں کہ باشد ہندوستان سپارند
تخم بدی بکارند از فسق و جاودانہ
تقسیم ہند گر دو در دو حصص ہویدا
آشوب و رنج پیدا از مکر از بہانہ

انگریز ہندوستان کی حکمرانی چھوڑ دیں گے لیکن اپنی برائیوں کا بیج بو جائیں گے۔ ہندوستان دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا لیکن مکرو بہانہ کے باعث دونوں حصوں میں کشیدگی پیدا ہو جائے گی۔ (۴)

ایک مجذوب کی بشارت

"ہندوستان کے عظیم بزرگ جو حضرت مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانے جاتے ہیں ان سے متعلقہ کتابوں میں یہ واقعہ درج ہے کہ ۱۸۵۷ء میں جب ہندوستان میں پہلی جنگ آزادی لڑی گئی۔ جسے فرنگی نے "غدر" کا نام دیا تھا' تو جناب حضرت مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک علاقے پر قبضہ کر کے وہاں اسلامی حکومت قائم کر لی۔ یہ اسلامی حکومت کچھ عرصہ کام کرتی رہی۔ پھر انگریزوں نے اپنا بکھرا ہوا شیرازہ از سر نو جمع کیا۔ انگلستان سے اسلحہ کی کھیپ اور نفری منگوائی اور پھر سے کھویا ہوا وقار قائم کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ انہوں نے حضرت مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی اسلامی ریاست کا محاصرہ کر لیا۔ گولہ باری کی اور اس پر تسلط جما لیا۔ حضرت مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو گرفتار کر لیا گیا۔

حضرت مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلمانان ہند میں بڑا اثر و رسوخ تھا' یہاں تک کہ غیر مسلم بھی ان کا احترام کرتے تھے۔ انگریز ڈرتا تھا کہ حضرت کی گرفتاری پر حالات خراب نہ ہو جائیں۔ ساتھ ہی وہ اپنا وقار قائم کرنے کے لئے ضروری سمجھتا تھا کہ ان کی تذلیل کرے۔ لہٰذا انگریز نے حضرت کے ہاتھ باندھ دیئے اور بر سر عام ان کا جلوس نکالا۔ ایک لحیم شحیم' سیاہ فام مجذوب نے جلوس کا راستہ روک لیا۔۔۔۔ وہ حضرت سے مخاطب ہو کر بولا:

(۴) شاہ نعمت اللہ ولی: "پیشین گوئیاں" (مطبوعہ لاہور' ۱۹۹۱ء) ص ۵'۶

"دیکھ یہ نہ سمجھو کہ تیری یہ کوشش ناکام ہو گئی ہے۔ جو بیج تو نے بویا ہے نوے سال بعد اس میں سے کونپل پھوٹے گی۔"

نوے سال بعد قیام پاکستان عمل میں آیا۔ (۵)

تاج الاولیاء کی پیش گوئی

بابا محمد یوسف شاہ تاجی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

میں نے دیکھا کہ میں کسی بہت بڑے شہر کے باہر سڑک پر ہوں۔ یہ سڑک خط مستقیم کی صورت میں شہر کے دائرہ کو نصف نصف تقسیم کرتی ہے۔ اس دوری شکل کے گرد بھی ایک دوری شکل میں سڑک بنی ہوئی ہے۔ اس سڑک کے دائرے کو بھی' شہر کی طرح' سیدھی سڑک نے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ میں شہر سے باہر جس سڑک پر ہوں' اس پر چھوٹے چھوٹے پتھر تھوڑے تھوڑے فاصلے سے نصب ہیں جیسا کہ عموماً سڑک پر علامتی پتھر نصب ہوتے ہیں' مگر میں دیکھتا ہوں کہ ان پتھروں پر چونہ' سیندور' سیاہی وغیرہ لگا کر ہندو نے ان کو مورتیوں میں تبدیل کر رکھا ہے۔ سڑک کے کنارے پر دائیں طرف' ان مورتی نما پتھروں کی لائن سے ذرا ہٹ کر' ایک مسجد ہے' جو نئی نئی ہے جہاں مسلمان جمع ہیں۔ اس مسجد میں آج ذکر میلاد شریف ہونے والا ہے۔ مگر بہت سے اہل ہنود ہیں وہ چاہتے ہیں کہ یہاں میلاد شریف کا جلسہ نہ ہو۔ میں نے اعتراض کا سبب پوچھا تو اپنی مورتیوں کی موجودگی کو دلیل میں پیش کرتے ہوئے کہا کہ "یہ زمین مورتی استھان ہے اس میں مسجد بھی زبردستی بنائی گئی ہے۔ اس کو ہم آباد نہ ہونے دیں گے۔" میں نے ان سے کہا "مسجد بن چکی' مسمار نہیں ہو سکتی۔ غیر آباد نہیں رہ سکتی۔ فساد کی صورت کیوں پیدا کی جاتی ہے۔" انہوں نے کہا "ہم اتنی تعداد میں ہیں کہ ایک ایک کنکر بھی اٹھائیں گے تو مسجد کا پتہ بھی نہ چلے گا۔" میں نے کہا

(۵) الحاج ظہور الحسن قادری: "مبشرات پاکستان" (مطبوعہ لاہور' ۱۹۹۶ء) ص ۸۶

"وہ لاتعداد مسلمان شریک جلسہ ہونے کو آرہے ہیں۔" انہوں نے دیکھا کہ سڑک کی گولائی کا نصف دائرہ آنے والے مسلمانوں سے بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ اتنے میں کچھ فوجی اور پولیس افسر میرے پاس آئے اور کہا "مسلمانوں کو ختم کر دینے کا یہاں مکمل انتظام موجود ہے' ادھر دیکھو۔" انہوں نے سڑک کے بائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ میں نے دیکھا کہ مسجد کے مقابل ایک "پٹرول پمپ" جیسی کوئی چیز نصب ہے۔ انہوں نے پھر کہا "یہ پٹرول پمپ نہیں بلکہ زہریلی گیس کی ٹنکی ہے' یہ گیس مسلمانوں پر چھوڑی جائے گی تو سب مرجائیں گے۔" میں نے کہا "خدا کے حکم کے بغیر نہ کوئی جی سکتا ہے نہ مر سکتا ہے' یہ سب فضول باتیں ہیں۔" وہ ہنسے اور مجھ سے کہا "چلیئے آزما کر دیکھ لیجئے" اب میں اس پمپ پر تھا' عبدالشکور پٹواری' بامن داس جو سلسلہ میں داخل ہے میرے ساتھ ہے۔ ایک افسر نے ربڑ کی نلکی جو ٹنکی سے وابستہ تھی' اٹھائی' پیچ گھمایا اور عبدالشکور پر گیس چھوڑی' اس کا منہ نیلا ہو گیا' وہ زمین پر بیہوش ہو کر گر گیا' کہا گیا کہ "وہ مر گیا۔"

میں نے حضور تاج الاولیاء کو یاد کیا۔ آپ معاً ظاہر ہوئے' میرے دونوں شانوں پر آپ کے دونوں ہاتھ تھے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو پہچان لیا' حالانکہ اس وقت آپ کے چہرے پر داڑھی بالکل نہ تھی' نہ داڑھی مونڈھنے کی کوئی علامت تھی بلکہ آپ کا روئے مبارک ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی سبزہ آغاز نوجوان کا چہرہ ہو۔۔۔۔ آپ نے فرمایا:۔

"جو تم کرو گے وہ ہو گا۔ جو تم کہو گے وہ ہو گا۔"

میں نے فوراً وہ ربڑ کی نلکی اس افسر کے ہاتھ سے لی اور کہا "مسلمانوں کا ایمان یہ ہے کہ ممیت اللہ ہے' زہریلی گیس ممیت نہیں ہے اس لئے وہ زہریلی گیس سے نہیں مرسکتے۔" یہ کہہ کر میں نے ربڑ کی نلکی سے عبدالشکور پر گیس چھوڑی تو وہ اپنی اصلی صورت میں زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ پھر میں نے اس افسر کی طرف مخاطب ہو کر کہا:

"مگر چونکہ تمہارا یقین یہ ہے کہ یہ زہریلی گیس ممیت (مارنے والی) ہے اس لئے تم اس سے ضرور مرجاؤ گے۔" یہ کہہ کر میں نے وہی زہریلی گیس اس افسر کے چہرے پر چھوڑی تو وہ تیورا کر زمین پر گرا۔۔۔۔ منہ نیلا ہو گیا۔۔۔۔ مر گیا۔

اتنے میں مسلمان لشکر در لشکر آپہنچے۔ ان کے آتے ہی ہندوؤں نے اس علاقہ سے بھاگنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر میں ہر طرف مسلمان ہی مسلمان تھے۔ مسجد میں صلوۃ وسلام ہو رہا تھا کہ آنکھیں کھل گئیں۔۔۔۔ یہ واقعہ حضرت قبلہ و کعبہ رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا تو ارشاد ہوا:

"تقسیم ملک اس کی تعبیر ہے' پاکستان بنے گا۔ دشمن کی چال ناکام ہو گی۔" (۶)

دو درویشوں کی بحث

مشہور درویش اور ولی اللہ حضرت مولانا سلطان محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ فرمایا تھا:

"میں نے خواب میں دو درویش ولی اللہ پاکستان کے بارے میں بحث کرتے ہوئے دیکھے جن میں ایک زمین پر لاٹھی سے ایک لکیر کھینچ دیتا تھا' دوسرا بحث کے بعد مٹا دیتا تھا۔ اس بحث اور مباحثے میں آخر لکیر کھینچنے والا درویش ولی اللہ اپنے دوسرے مخالفت کرنے والے درویش ولی اللہ کو قائل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور درویش ولی اللہ لکیر کھینچنے میں کامیاب ہو گیا اور دوسرے نے اسے قبول کر لیا۔ (۷)

---

(۶) بابا ذحسین شاہ تاجی: "تاج الاولیاء" (مطبوعہ کراچی) ص ۲۰۶

نوٹ:۔ تاج الاولیاء سے مراد ہندوستان کے مشہور صاحب کرامات و خوارق بزرگ' بابا تاج الدین ناگپوری علیہ الرحمتہ ہیں۔ (صابر)

(۷) الحاج ظہور الحسن قادری: "مبشرات پاکستان" (مطبوعہ لاہور' ۱۹۹۶ء) ص ۱۷

شاہ لطیف بری امام قادری علیہ الرحمتہ کا ارشاد

حضرت شاہ لطیف المعروف امام بری قادری علیہ الرحمتہ نے آج سے ڈھائی تین سو سال پہلے فرمایا تھا کہ:

”نور پور کے پاس ایک اسلامی شہر آباد ہو گا جو مستقبل میں دنیائے اسلام کا مرکز بنے گا۔“ (آج یہاں پاکستان کا دارالخلافہ اسلام آباد ہے۔) (۸)

پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمتہ کا فرمان

میاں محمد سعید صاحب قریشی، افسر جیل خانہ جات، بیان کرتے ہیں کہ: ”عالم استغراق کے دوران ایک روز حضرت قبلہ عالم قدس سرہ (پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی) نے جناب میاں محبوب عالم صاحب اور میرے رو برو فرمایا تھا کہ

”عنقریب اس ملک میں سب مسلمان ہوں گے“ اور مشرق کی طرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا کہ ”اس طرف کے مسلمانوں کو مصیبت پیش آئے گی۔“

چنانچہ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہندوستان پر ایسا ہی وقوع میں آیا۔ (۹)

بزرگان دین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے مملکت خداداد پاکستان کے بارے میں جو پیش گوئیاں فرمائیں، بشارتیں سنائیں۔ ان سے اس ملک کی اہمیت اور عظمت اظہر من الشمس ہے۔

قائداعظم کا انتخاب

پاکستان کا قیام عطیہ خداوندی اور سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عظیم معجزہ ہے، یہ کوئی مبالغہ آرائی یابانی پاکستان سے غلو نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے، قائداعظم پر سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر التفات ہے۔ جب علماء قسم کے کانگریسی لوگ گاندھی کے چرنوں میں جا بیٹھے۔۔۔

(۸) الحاج ظہور الحسن قادری: ”مبشرات پاکستان“ (مطبوعہ لاہور، ۱۹۹۶ء) ص ۸۷

(۹) فیض احمد فیض، مولانا: ”مہر منیر“ (مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۶ء) ص ۵۷۹

گھر کے محافظ بن کر گھر ہی کو اجاڑنے پر تل گئے۔۔۔ جب اہل اپنا فرض بھول گئے۔۔۔ تو ان حالات میں رحمت عالم، نور مجسم، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہندوستان میں ایک اسلامی ریاست کی داغ بیل ڈالنے کے لئے قائداعظم محمد علی جناح کا انتخاب فرمایا۔

حضرت قبلہ عالم، سیدنا راہنمائے اولیاء، پیر احمد میاں شاہ قدس سرہ، العزیز نے یہ مژدہ جانفزایوں سنایا:

”روحانیت میں پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم ہو رہی تھی تو اس کی سرحد ہم نے کھینچی۔۔۔ ایک درویش نے اعتراض کیا کہ ”بہت کشت و خون ہو گا“ تو حضرت نے فرمایا کہ ”قربانی تو دینی پڑتی ہے، بھگتیں گے“ اور فرمایا کہ ایک دبلے پتلے شخص کو بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پیش کیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ اسے ہدایات دیں، اس کے بعد اخبارات میں چرچا آنے لگا کہ ”مسلم لیگ کے صدر محمد علی جناح ہو گئے ہیں۔“

اس کی تصویریں اخبارات میں آنے لگیں اور ہم نے پہچان لیا کہ ”یہ وہی شخص ہے۔“ حضرت نے فرمایا کہ کچھ علماء نے اعتراض کیا کہ ”یہ کیا کام کرے گا جو اسلام سے ناواقف ہے۔“ تو اللہ تعالیٰ نے اس آدمی سے کام لیا وہ (کانگریس نواز) علماء اسے مسلمان بھی نہیں سمجھتے تھے اور ان (کانگریسی) علماء کو اللہ تعالیٰ نے راندہ درگاہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کو اس (قائداعظم) کی ایک ہی (پہلو نہ بدلنے والی) خوبی پسند آئی۔ ان سے وہ کام لیا جو قرآن و حدیث جاننے والے (کانگریس نواز) علماء بھی نہ کر سکے۔“ (۱۰)

(۱۰) پیر سوہنے میاں: ”سیرت راہنمائے اولیاء“ (مطبوعہ لاہور، ۱۹۹۶ء) ص ۲۵۳

پاکستان کی فائل

صاحبزادہ سید نصیر الدین نصیر گولڑوی ایک مقامی رسالے کو انٹرویو دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"تحریک پاکستان کے وقت چند دوسرے علماء اور مشائخ کی طرح میرے دادا محترم بابو جی (حضرت محی الدین گیلانی) کے خیال میں بھی قائداعظم صاحب کی ظاہری غیر شرعی شخصیت اور اسلام کے نام پر خطے کا حصول اس سے قائد کی شخصیت کے غیر شرعی پہلو کھٹکنے لگے۔ اسی دوران دادا حضور اجمیر شریف گئے۔ وہاں قیام کے دوران ایک مخلص نے آکر آپ سے عرض کی کہ "حضرت! میں نے رات سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرسی پر تشریف فرما ہیں' سامنے میز پر ایک فائل پڑی ہوئی ہے۔ چند لمحے بعد پینٹ کوٹ میں ملبوس ایک شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ فائل اس شخص کو تھما کر فرماتے ہیں کہ "یہ پاکستان کی فائل ہے" وہ شخص جب خواب سنا چکا تو تھوڑی دیر بعد اخبار آگیا۔ اس نے صفحہ اول پر ایک شخص کی تصویر دیکھ کر بابو جی سے عرض کی کہ "حضرت یہ وہی شخص ہے جسے میں نے رات خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس سے فائل لیتے دیکھا تھا۔" وہ جناب محمد علی جناح تھے تو اس دن سے حضرت بابو جی مسلم لیگ کے حمایتی بن گئے محض اس لئے کہ ان پر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ ہے اور اسی نسبت سے ہم آج تک مسلم لیگ کو سپورٹ کرتے رہے ہیں۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مسلم لیگ نے تو پاکستان بنا دیا' خدا کرے یہ "لیگ" اس ملک کو امن اور اسلام کا گہوارہ بنا سکے۔ (۱۱)

---

(۱۱) ماہنامہ "ساندل سویرا" اسلام آباد (اکتوبر ۱۹۹۷ء) ص ۱۵

(بقیہ آئندہ صفحہ پر)

بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تفویض ذمہ داری

محمد اشرف بیگ ولد مرزا ابو ذر بیگ' ساکن چوٹالہ' ضلع جہلم' اپنے زمانہ طالب علمی کا ایک ناقابل فراموش واقعہ یوں سناتے ہیں۔

نوٹ :۔ جس نے خواب میں سرکار ابد قرار ﷺ کی زیارت کی' درحقیقت اس نے آپ ﷺ ہی کی زیارت کی' شیطان لعین کو فریب کی یہاں جرات نہیں ہو سکتی۔ احادیث مبارکہ سے اس امر کی وضاحت اظہر من الشمس ہے۔ "صحیح مسلم" شریف میں حضرت قتادہ ؓ کی زبانی مرقوم ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے یقیناً میرا ہی دیدار کیا" نیز حضرت جابر ؓ کی زبانی یہ حدیث طیبہ لکھی ہے کہ "جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اسی نے یقیناً میرا دیدار کیا کیونکہ میری شباہت اختیار کرنا شیطان کے بس سے باہر ہے۔"

"صحیح بخاری شریف" میں ابو سعید ؓ کی زبانی لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "شیطان مجھ جیسا نہیں ہو سکتا" یعنی میری شباہت اختیار نہیں کر سکتا۔ نیز ابو قتادہ ؓ کی زبانی تحریر ہے۔ "وہ میری صورت میں دکھائی نہیں دے سکتا" جس کے معنی یہ ہیں کہ شیطان (لعین) میں اتنی قوت ہی نہیں کہ وہ آپ ﷺ کی شباہت اختیار کر سکے۔" اس کا صاف صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اگرچہ شیطان کو مختلف صورتیں بدل لینے کی طاقت دی ہے کہ وہ جو صورت چاہے بدل لیتا ہے مگر اس میں رسول اکرم ﷺ کی صورت و شبیہہ اختیار کرنے کی طاقت نہیں ہے۔

(دیکھئے' ع' م۔ چوہدری : "دربار نبوی ﷺ" (مطبوعہ ملتان' ۱۹۹۶ء ص ۴) (صابر)

نوٹ :۔ ممکن ہے بعض لوگ اس ایمان افروز واقعہ کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھیں حالانکہ رسول کریم ﷺ کے ایک سچے امتی کو آپ ﷺ کے معجزات سے انکار ممکن نہیں قیامت تک بلکہ بعد قیامت بھی اس قسم کے معجزات ظہور پذیر ہوتے رہیں گے۔ مولانا آزاد سبحانی علیہ الرحمۃ (م ۱۹۵۷ء) لکھتے ہیں۔

"روح محمدی ﷺ کے یہ معجزانہ تصرفات ظہور حیات محمدی ﷺ پر ختم نہیں ہو گئے۔ بعد کو بھی جبکہ حیات محمدی ﷺ نے ظہوری پوشاک حیات اتار ڈالی' بدستور جاری رہے' جو آج تک جاری ہیں اور جاری رہیں گے' قیامت تک بھی اور بعد قیامت بھی جس کی انتہاء بجز اللہ کے کسی کو نہیں معلوم۔۔۔ خفائی حیات محمدی ﷺ میں چودہ سو برسوں کے اندر جتنے معجزانہ تصرفات روح محمدی ﷺ نے دکھائے ہیں وہ شمار و حساب کی قوت سے باہر ہیں اس لئے کہ ان کی تعداد بھی بہت سے بہت ہے۔ پھر یہ کہ انہیں جمع کرنے والی کوئی جماعت نہیں اور ان کا شمار کرنے کا کوئی انتظام نہیں۔"

(مولانا آزاد سبحانی : "میلاد ربانی" مطبوعہ لاہور ۱۹۹۸ء ص ۷)

حال ہی میں ہمارے عظیم پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا ایک عظیم معجزہ مشرق وسطیٰ میں بھی ظہور پذیر ہوا ہے۔ جس کی روئیداد جناب محمد ناظم الرحمٰن مقیم مکہ مکرمہ کی زبانی سنئے اور ایمان تازہ کیجئے۔

"یہ ١٩٦٩ء کے اوائل کی بات ہے جب میں پراجیکٹ ہائی سکول، منگلا (موجودہ گورنمنٹ پراجیکٹ ہائی سکول، منگلا) میں جماعت ہفتم کا طالب علم تھا۔ ہمارے سکول کا ٹیچنگ سٹاف اعلیٰ تعلیم یافتہ اور بلند کردار اساتذہ پر مشتمل تھا جن کی سربراہی ہمارے پرنسپل جناب شاہین صاحب کر رہے تھے۔

گذشتہ دنوں مشرق وسطیٰ کے اخبارات میں ایک ایمان افروز خبر چھپی، جسے بعد ازاں "نوائے وقت" (١٣ صفر المظفر ١٤١٩ھ / ٩ جون ١٩٩٨ء) وغیرہ نے بھی شائع کیا۔۔۔ تفصیلات کے مطابق محمد بدر ادریس نامی ٧ سالہ بچہ اریٹیریا کا کم سن شہری ہے۔۔۔ بچے نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وہ رات کو سویا ہوا تھا کہ اسے تاجدار مدینہ، حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔۔۔ یہ زیارت غیر معمولی فیوض و برکات کا سبب بنی، کیونکہ صبح جب وہ سو کر بیدار ہوا تو اسے پورا "قرآن کریم" مکمل طور پر حفظ ہو چکا تھا۔۔۔ نہ صرف یہ بلکہ اسے عربی، انگریزی اور اریٹیرین زبانوں میں تحریر و تقریر کی مکمل دسترس بھی حاصل ہو چکی تھی۔۔۔

اس بچے کی غیر معمولی صلاحیتیں کو دیکھ کر اہل عقل و خرد انگشت بدنداں ہیں۔۔۔ چنانچہ گورنر مکہ، شہزادہ ماجد بن عبدالعزیز کی ملاقات کی خبر بھی شائع ہوئی، جس کا اہتمام مکہ کے ڈائریکٹر تعلیم، سلیمان الزائدی نے کیا تھا۔۔۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ بچہ سعودیہ کے کسی ادارے میں مزید تعلیم حاصل کرنے کا خواہش مند ہے۔۔۔ تاہم یہ فیصلہ تاحال نہیں ہو سکا کہ فیضان رسول ﷺ کے حامل اس عبقری صلاحیتوں کے مالک خوش نصیب بچے کو کون سی کلاس میں داخل کیا جائے۔۔۔

ممکن ہے لوگ اسے عجوبہ کہیں، لیکن حقیقت ہے کہ یہ حضور ﷺ کے معجزات کا تسلسل ہے۔۔۔ جس چیز پر بھی حضور ﷺ کی نظر کرم ہو جائے، اللہ (جل شانہ) کا بے پایاں فضل اس پر بارش بن کر برستا ہے۔۔۔ یہ سلسلہ ازل سے جاری ہے اور قیامت تک اسی طرح جاری رہے گا۔۔۔ حضور ﷺ کی عطاؤں اور کرم نوازیوں پر یقین اور ایمان رکھنے والوں کے لئے یہ خبر تقویت کا باعث ہے، جبکہ منکرین و منافقین کے لئے عبرت سے کم نہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس گئے گزرے دور میں حضور ﷺ کی محبت کی دولت گراں مایہ نصیب فرمائے اور اسی کیفیت میں موت آئے۔۔۔ ورنہ

"نہ ہو جو عشق مصطفیٰ تو زندگی فضول ہے"

(ماہنامہ "نورالحبیب" بصیر پور۔ اگست ١٩٩٨ء۔ ص ٤٠) (صابر)

ہمارے سکول میں ہر جمعرات کو آخری دو پیریڈ میں "بزم ادب" کا پروگرام باقاعدگی سے ہوتا تھا جس میں ٹیچنگ سٹاف اور تمام طلباء و طالبات ایک ہال میں اکٹھے ہوتے اور پھر پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوتا پھر نعت خوانی ہوتی، بعد میں تقاریر اور مباحثے ہوتے تھے، جس میں طلباء و طالبات بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

ہر ماہ کی آخری جمعرات کو "بزم ادب" کے پروگرام میں کسی ایسی معروف شخصیت کو دعوت دی جاتی جو حضرت قائداعظم کے قریبی ساتھی رہے ہوں اور ان کے ساتھ براہ راست تعلق رہا ہو۔

یوں تو ہر ماہ کی آخری جمعرات کے "بزم ادب" میں حضرت قائداعظم علیہ الرحمتہ کے قریبی ساتھیوں کو بلایا جاتا رہا۔۔۔ وہ ہمیں تحریک پاکستان اور حضرت قائداعظم علیہ الرحمتہ کے بارے میں مفید معلومات سے آگاہ کرتے رہے۔

اسی طرح ایسی ہی ایک ماہ کی آخری جمعرات کے "بزم ادب" میں حسب معمول حضرت قائداعظم کے ایک قریبی ساتھی آئے، افسوس مجھے ان کا نام یاد نہیں رہا لیکن ان کی تقریر کی ایک اہم بات مجھے ابھی تک یاد ہے، انہوں نے حضرت قائداعظم کے حوالے سے سامعین کو نہایت ہی ایمان افروز واقعہ سناتے ہوئے فرمایا:۔

"جب حضرت قائداعظم لندن سے واپس تشریف لائے تو سب سے پہلے ان سے ملاقات کے لئے میں پہنچا۔ آپ خاموش بیٹھے تھے۔۔۔ میں نے پوچھا "سر! کیا بات ہے؟ آپ بڑے خاموش دکھائی دے رہے ہیں؟" قائداعظم فرمانے لگے۔ "جانتے ہو میری واپسی کا سبب کیا ہے؟" میں نے کہا "جناب! یہی کہ آپ کی یہاں اشد ضرورت تھی۔ تمام مسلمانان ہند آپ کو نجات دہندہ تصور کرتے ہیں۔ یہ نہ صرف میری بلکہ تمام مسلم لیگی راہنماؤں کی دلی خواہش تھی اور حضرت علامہ اقبال نے بھی آپ کو متعدد خطوط لکھے اور مزید یہ کہ جناب لیاقت علی خان نے آپ سے لندن میں ملاقات کر کے آپ کو واپس آنے پر قائل کیا۔"

قائداعظم فرمانے لگے۔ "یہ تمام باتیں اپنی جگہ درست ہیں مگر قیام لندن کے دوران ایک عجیب و غریب واقعہ میرے ساتھ پیش آیا جس کی بنا پر میں نے واپس آنے

کا فیصلہ کر لیا تھا۔" میں نے کہا "سر! کیا عجیب واقعہ تھا؟" آپ فرمانے لگے۔ "ایک شرط پر سناؤں گا کہ میری زندگی میں اس کی تشہیر نہ کی جائے کیونکہ کچھ ناعاقبت اندیش اس کو غلط معنی پہنا کر طرح طرح کی باتیں کریں گے۔" میں نے وعدہ کیا کہ "میں ایسا ہی کروں گا" پھر حضرت قائداعظم یوں گویا ہوئے:

"میں لندن میں اپنے فلیٹ میں سویا ہوا تھا۔ رات کا پچھلا پہر ہو گا۔ میرے بستر کو کسی نے ہلایا' میں نے آنکھیں کھولیں' ادھر ادھر دیکھا' کوئی نظر نہ آیا' میں پھر سو گیا۔ میرا بستر پھر ہلا' میں پھر اٹھا' کمرے میں ادھر ادھر دیکھا' سوچا "شاید زلزلہ آیا ہو۔" کمرے سے باہر نکل کر دوسرے فلیٹوں کا جائزہ لیا' تمام لوگ محوِ استراحت تھے۔۔۔۔ میں واپس کمرے میں آکر بستر پر سو گیا۔ کچھ دیر ہی گزری تھی کہ تیسری بار پھر کسی نے میرا بستر نہایت زور سے جھنجھوڑا' میں ہڑبڑا کر اٹھا۔ پورا کمرہ معطر تھا۔ میں نے فوری طور پر محسوس کیا کہ

(ایک غیر معمولی شخصیت میرے کمرے میں موجود ہے)

An extra - ordinary personality is in my room

میں نے کہا: (آپ کون ہیں؟) Who are you?

آگے سے جواب آیا:۔

(میں تمہارا پیغمبر محمد (ﷺ) ہوں) I am your prophet Muhammed

میں جہاں تھا وہیں بیٹھ گیا' دونوں ہاتھ باندھ لئے اور سر جھکا لیا۔۔۔۔

فوراً میرے منہ سے نکلا۔

(آپ پر سلام ہو میرے آقا (ﷺ) Peace be upon you my lord.

ایک بار پھر وہ خوبصورت آواز گونجی

(جناح! برعظیم کے مسلمانوں کو تمہاری فوری ضرورت ہے اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تحریک آزادی کا فریضہ انجام دو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تم بالکل فکر نہ کرو' انشاء اللہ تم اپنے مقصد میں کامیاب رہو گے۔)

"Mr. Jinnah! You are urgently required by the Muslims of the sub - continent and order you to lead the freedom movement. I am with you. Dont worry at all. you will succeed in your mission insha Allah."

میں ہمہ تن گوش تھا' صرف اتنا کہہ پایا:۔

(آقا (ﷺ) آپ کا حکم سر آنکھوں پر) O.K. my Lord.

میں مسرت و انبساط اور حیرت کے اتھاہ سمندر میں غرق تھا کہ "کہاں ان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور کہاں میں اور پھر یہ شرف ہم کلامی۔ یہ عظیم واقعہ میری واپسی کا باعث بنا۔" (۱۲)

دعائے مستجاب

امام اہل سنت' اعلیٰ حضرت' امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کے نامور خلیفہ' قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین احمد قادری علیہ الرحمتہ نے تقریباً ستر برس سے زیادہ عرصہ مدینۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گزارا اور بالآخر جنت البقیع میں محو استراحت ہوئے۔ آپ (علیہ الرحمتہ) ہر جمعرات کو محفل میلاد شریف منعقد فرماتے۔ یہ محفل تلاوت قرآن کریم' حمد و نعت اور درود و سلام پر ختم ہوتی۔ بعد میں پاکستان سمیت تمام عالم اسلام کے لئے خیر و برکت' ترقی و سربلندی کے لئے دعائیں مانگیں جاتیں۔

مولانا نور احمد قادری (سفارت خانہ انڈونیشیا' اسلام آباد) اپنے تاثرات میں لکھتے ہیں:

"تحریک پاکستان کے آخری کٹھن مراحل کے وقت آپ کی دعائے مستجاب نے بڑا کام کیا۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے تقریباً نو دس

(۱۲) مکتوب گرامی جناب محمد اشرف بیگ بنام راقم الحروف بوساطت بابو غلام اکبر ساکن چو آشاہ غریب (نزد حسن ابدال) محررہ ۱۵ اپریل ۱۹۹۸ء (صابر)

ماہ قبل جو حج (۱۹۴۶ء میں) ہوا اور اس حج پر جانے والے برصغیر کے ان لوگوں نے جن کے دل میں پاکستان کا درد تھا اور آپ سے عقیدت رکھتے تھے، مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ میں آکر جب آپ کے ہاں قیام کیا تو آپ سے عرض کیا کہ "پاکستان کی تحریک آخری مراحل میں ہے۔ مگر ہندو اور انگریز کا گٹھ جوڑ پاکستان بننے کی راہ میں حائل ہے۔ دعا فرمائیں کہ مشکل حل ہو جائے اور پاکستان بن جائے۔ اس لئے کہ برصغیر کے مسلمانوں کی آبرو مندانہ زندگی اسی میں ہے۔" تو آپ نے حرم شریف میں جا کر دعا فرمائی اور پھر تمام پاکستان کے متمنی لوگوں سے آپ نے فرمایا۔ "فکر نہ کرو، انشاء اللہ پاکستان ضرور بنے گا اور دنیا کی کوئی بھی دشمن طاقت پاکستان کو بننے سے نہیں روک سکتی۔" چنانچہ پھر ایسا ہی ہوا۔ حضرت قائداعظم محمد علی جناح علیہ الرحمتہ کی قیادت میں تحریک پاکستان کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور پاکستان بن کر رہا۔ پاکستان کے دشمن خائب و خاسر ہوئے۔" (۱۳)

---

(۱۳) خلیل احمد رانا: "انوار قطب مدینہ" (مطبوعہ لاہور، ۱۴۰۸ھ) ص ۱۳۷

نوٹ:- راقم کے کرم فرما جناب خلیل احمد رانا ایک نہایت مجرب درود شریف کی طرف توجہ مبذول کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ درود شریف "اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد قدضاقت حیلتی ادرکنی یارسول اللہ" کو کثرت سے پڑھیں، کم از کم تین ہزار مرتبہ پڑھیں، ایک ایک تسبیح کر کے پڑھ لیں--- جتنا زیادہ ہو سکے پڑھیں--- چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، پڑھتے رہیں--- اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل سے کیسی ہی پریشانی ہو ختم ہو جائے گی۔ فقیر کا بارہا بڑی بڑی مشکلات میں آزمودہ ہے۔ مجرب ہے--- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین تو اپنی مشکلات حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کر دیتے تھے۔ ہم بعد والے امتی کہاں جائیں--- وہابیت نے ذہنوں میں بٹھا دیا کہ "حضور ﷺ کا زمانہ بھی دور ہے اور مقام مدینہ (منورہ) بھی دور ہے۔ آپ ﷺ کیسے سن سکتے ہیں؟" یہ بہت بڑا مغالطہ ہے، آپ ﷺ کی نبوت قیامت تک (کے لئے، تمام اقوام عالم کے واسطے) ہے۔ امتی اس طرح عرض کر سکتے۔

(مکتوب گرامی بنام راقم الحروف محررہ ۲۹ دسمبر ۱۹۹۸ء) (صابر)

شبیر احمد عثمانی تحریک پاکستان کے حامی کیوں ہوئے؟

۱۹۴۶ء کے دوران موچی دروازہ لاہور کے ایک جلسے میں مولوی شبیر احمد عثمانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

"میں قیام پاکستان کا اس لئے حامی ہو گیا ہوں کہ خواب میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کر کے سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: "دیکھو! اس شخص کی ہرگز مخالفت نہ کرنا" یہ میری مظلوم امت کے لئے ہندوستان میں بہت بڑی خدمات سرانجام دے رہا ہے، جو اس کی مخالفت کرے گا، وہ پاش پاش ہو جائے گا۔" (۱۴)

اسی طرح شیخ محمد بشیر اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں۔

"مولانا شبیر احمد عثمانی نے خواب میں دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک داڑھی مونچھ مونڈے شخص کو تاج پہنا رہے ہیں اور تاج دیکھتے دیکھتے جناح کیپ بن گئی ہے اور غور سے دیکھتے ہیں تو یہ شخص محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی اس وقت حیات تھے۔ مولانا شبیر احمد عثمانی نے یہ خواب مولانا اشرف علی تھانوی کو سنایا، مولانا اشرف علی تھانوی نے فرمایا "واللہ اعلم بالصواب، اللہ بہتر جانتا ہے۔ مگر میری رائے میں اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ ملک پاکستان جس کی آواز اٹھ رہی ہے اس شخص (محمد علی جناح) کے ہاتھ اور اس کی کوششوں سے بن جائے گا۔" (۱۵)

فتح کا جھنڈا

محمد عبدالمجید صدیقی ایک ایمان افروز واقعہ یوں سناتے ہیں۔

---

(۱۴) ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور (دسمبر ۱۹۹۲ء) ص ۶۵

(۱۵) الحاج ظہور الحسن قادری: "مبشرات پاکستان" (مطبوعہ لاہور، ۱۹۹۶ء) ص ۷۱ (بقیہ صفحہ آئندہ پر)

"۱۹۴۶ء کا طوفانی دور گزر چکا تھا اور پاکستان کا خواب شرمندہ تعبیر ہونے والا تھا۔ صبح کا وقت تھا۔ بہت سے حضرات ملاقات کو آ گئے۔ کسی نے کہا "حضرت (مولانا حسین احمد مدنی) بازار میں پانچ آنے کا ایک خواب بک رہا ہے کہ سرکار ابد قرار حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محمد علی جناح کو ایک جھنڈا دیا ہے یہ کہاں تک درست ہے؟"

کسی نے تیز ہو کر کہا "یہ سب جھوٹ ہے۔" مگر حضرت مدنی نے فرمایا کہ "حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر شخص کے خواب

نوٹ:۔ مولوی شبیر احمد عثمانی کی اس قسم کی وضاحتوں کے باوجود دیو بندی مسلک کا سب سے بڑا مرکز دارالعلوم دیوبند، کانگریس کا گڑھ بنا رہا۔ پورے مکتبہ دیو بند میں مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی شبیر احمد عثمانی، مفتی محمد شفیع کراچوی کے محدود حلقے کے سوا دیگر تمام علماء دیو بند نے اجتماعی طور پر پاکستان کی مخالفت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ خود شبیر احمد عثمانی نے جب جمعیت علمائے ہند سے علیحدگی اختیار کر لی اور مسلم لیگ کے حامی ہوئے تو مرکز دارالعلوم دیوبند کا رد عمل کیا ہوا۔ ان ہی کی زبانی سنئے۔

"دارالعلوم دیوبند کے (دیوبندی) طلباء نے میرے قتل تک کے حلف اٹھائے اور وہ فحش اور گندے مضامین میرے دروازہ میں پھینکتے کہ اگر ہماری بہنوں کی نظر پڑ جائے تو ہماری آنکھیں شرم سے جھک جائیں۔"

مزید سنئے، کہتے ہیں کہ:

"دارالعلوم دیوبند کے (دیوبندی) طلباء نے جو گندی گالیاں اور فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کئے جن میں ہم کو ابوجہل تک کہا گیا اور ہمارا جنازہ نکالا گیا۔"

(دیکھئے: طاہر احمد قاسمی: "مکالمتہ الصدرین" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء) (صابر)

یہ ان حضرات کا اپنے ہم عقیدہ مولویوں سے "حسن سلوک" تھا، غور کیجئے کہ ان کا دیگر مکاتب فکر کے حامی علماء اور خود بانی پاکستان اور ان کے ساتھیوں کے متعلق، تحریک پاکستان کے دوران، کیسا رد عمل رہا ہو گا۔

(ادارہ)

میں آسکتے ہیں، ممکن ہے محمد علی جناح نے بھی آپ کو خواب میں دیکھا ہو۔" (۱۶)

---

(۱۶) محمد عبدالمجید صدیقی: "سیرت النبی بعداز وصال النبی" (مطبوعہ لاہور) ص ۳۴۳

نوٹ:۔ دیوبندی مکتبہ فکر میں مولوی حسین احمد مدنی محتاج تعارف نہیں۔ دیوبندی حضرات کے نزدیک زہد و تقویٰ میں آپ اپنی مثال تھے۔ لیکن افسوس تحریک پاکستان کی مخالفت میں انہوں نے اپنی تمام تر توانائیاں اور "زہد و تقویٰ" صرف کر دیا۔ قائداعظم کے ساتھی مرزا ابوالحسن اصفہانی کے بقول: "مفتی کفایت اللہ اور مولوی حسین احمد مدنی میں سے ایک نے مسلم لیگ میں شمولیت کے لئے پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) روپے مانگے چونکہ مسلم لیگ کے پاس اس وقت کوئی روپیہ نہ تھا لہٰذا قائداعظم ان کی یہ پیش کش منظور نہ کر سکے کہ "مالی امداد کی شرط پر وہ دارالعلوم دیوبند کے تمام ذرائع تبلیغ ان کے لئے وقف کر دیں گے۔" چنانچہ ہوس زر نے ان کو کانگریس کے مزید قریب کر دیا اور وہ کانگریس کے لئے پرچار کرنے لگے جو ظاہر ہے ان کے مالی تقاضے پورے کر سکتی تھی۔

ستم ظریفی اور ظلم کی انتہاء ہے کہ جنوری ۱۹۳۸ء میں حسین احمد مدنی نے ایک جلسہ میں خطاب کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ "آج کل اقوام وطن سے بنتی ہیں، مذہب سے نہیں۔" یہ سن کر حکیم الامت، شاعر مشرق، علامہ محمد اقبال علیہ الرحمتہ کے حساس دل کو سخت تکلیف ہوئی اور آخر اس کسک اور اضطراب نے ایک لازوال شعری قطعہ کی شکل اختیار کر لی۔

عجم ہنوز نداند رموز دیں ورنہ — زدیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است
سرود برسر منبر کہ ملت از وطن است — چہ بے خبر ز مقام محمد عربی است
بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست — اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

یہ قطعہ "ارمغان حجاز" میں موجود ہے۔ علامہ اقبال علیہ الرحمتہ کے اس لافانی قطعہ نے سرخیل دیوبند حسین احمد مدنی کا تمام علمی تبحر خاک میں ملا دیا۔ شروع شروع میں اس کی اشاعت پر ہنگامہ برپا ہوا ـــــ مضامین شائع ہوئے ـــــ پمفلٹ چھاپے گئے ـــــ لیکن ان مضامین اور پمفلٹوں میں کوئی جان تھی نہ روح لیکن حضرت علامہ کے اس قطعہ کو شہرت عام اور بقائے دوام حاصل ہے ـــــ تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل مآخذ کی طرف رجوع کریں۔

۱۔ سید نور محمد قادری: "اقبال کا آخری معرکہ" (مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۷ء)
۲۔ پروفیسر محمد طاہر فاروقی: "اقبال اور محبت رسول (مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۷ء)
۳۔ سید نذیر نیازی: "اقبال کے حضور (مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۱ء)
۴۔ محمد صادق قصوری: "جعفران ایں زماں" (مطبوعہ لاہور)
۵۔ علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری: "مشعل راہ" (مطبوعہ لاہور) (صابر)

پاکستان کی بنیاد

ادیب شہیر علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رقمطراز ہیں:

"پیر طریقت، رہبر شریعت، خواجہ مقبول الرسول قدس سرہ نے قیام پاکستان کی تحریک میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ مسلم لیگ کے نمائندوں کو کامیاب کرانے کے لئے زبان اور خطوط کے ذریعے رغبت دلاتے رہے۔ اگر کسی مرید نے انتخابات میں مخالف پارٹی کو ووٹ دیا تو اس پر سخت ناراض ہوئے۔ برصغیر کی تقسیم سے پہلے آپ نے میاں کامل دین کو بلایا اور فرمایا "قائداعظم آزادیِ ملک کی خاطر اپنے آرام کو چھوڑ کر ظاہری کوشش میں مصروف ہیں، ہمیں چاہئے کہ باطنی طور پر کوشش کریں، لہٰذا تم روز درود پاک، استغفار، لاحول ولا قوۃ اور یاحی یا قیوم تین تین ہزار بار اور "سورہ مزمل" چالیس بار پڑھ کر آزادی کے لئے دعا کیا کرو۔" میاں کامل دین نے ایک سال تک یہ معمول جاری رکھا، بعد ازاں آپ نے انہیں ایک خط لکھا کہ "پاکستان کی بنیاد تحت الثریٰ تک چلی گئی ہے۔" اس خط کے ایک ماہ بعد پاکستان کا اعلان ہو گیا جس سے آپ بہت مسرور ہوئے۔ (۱۷)

خوشخبری مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳ جون ۱۹۴۷ء سے پہلے کوئی بھی قیام پاکستان سے متعلق کوئی حتمی بات نہیں کہہ سکتا تھا لیکن حضرت مولانا حسرت موہانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد یہ تھا کہ:

"میں نے خواب میں سرور کائنات، فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل کی ہے اور "دیوان حافظ" سے بھی فال نکالی ہے اور اس شعر پر میں نے تضمین بھی کر دی ہے جو یہ ہے۔

(۱۷) محمد عبدالحکیم شرف قادری: "تذکرہ اکابر اہل سنت" (مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۶ء) ص ۵۳۱-

جب کہے خواب میں خود آکے وہ شاہ خوباں
اور حافظ بھی مصدق ہو بہ فال دیواں
ہو مبارک تجھے حسرت علم و مہر و نشاں
"پردہ بردار کہ تاسجدہ کند جملہ جہاں
طاق ابروئے تو محراب جہاں خواہد بود"

ترجمہ :- "اے پیارے محبوب! اپنے رخ زیبا سے نقاب ہٹائیں تاکہ اہل جہاں اپنے سر جھکا دیں (لذت دیدار سے محظوظ ہوں) آپ کا طاق ابرو عنقریب محرابِ جہاں بننے والی ہے" (۱۸)

ایک مخصوص دعوت

بعض مہم اس قدر اہم اور مشکل ہوتی ہیں کہ سوائے استمداد اور استعانت روح پاک سرکار دو عالم، نور مجسم، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وہ مشکل آسان نہیں ہوتی مثلاً اسلام اور کفر کے درمیان جنگ چھڑی ہوئی ہے تو ایسی حالت میں سرور کائنات، فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پر فتوح کی فوری باطنی استعانت اور استمداد کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس وقت اہل دعوت، عامل کامل آدمی چونکہ مدینہ منورہ نہیں پہنچ سکتا اور نہ حضور پر نور، شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر دعوت پڑھ سکتا ہے اس لئے اہل دعوت اسی وقت پاک زمین اور پاک ریت پر قبر مبارک اور روضہ شریف کا نقشہ مبارکہ، انگشت شہادت سے بنا کر، اس سے اصلی روضے اور قبر مقدس کے انوار و برکات کے طفیل نیک کام پورا کر سکتا ہے

(۱۸) دیکھئے : ادریس صدیقی : "تحریک آزادی کے قافلہ سالار" مشمولہ "اردو ڈائجسٹ" (لاہور اگست ۱۹۹۰ء) ص ۲۰۰

نوٹ :- مولانا حسرت موہانی علیہ الرحمتہ کی اسی تضمین کو مدنظر رکھتے ہوئے عصر حاضر کے تاریخ گو طارق سلطانپوری نے بھی قیام پاکستان کا ایمان افروز تاریخی مادہ "خوشخبری مصطفےٰ" صلی اللہ علیہ وسلم (۱۹۴۷ء) نکالا ہے۔ (صابر)

اور اس پر دعوت پڑھ کر پیغمبر آخر الزمان، حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مقدس کی بارگاہ اقدس میں بصد ادب و احترام حاضر ہو سکتا ہے۔ اس اہم ترین دعوت کا طریقہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایمان افروز، روح پرور تصنیف "نور الہدیٰ" میں مفصل طور پر رقم فرمایا ہے۔ (۱۹)

۴۶ - ۱۹۴۵ء میں جب تحریک پاکستان اپنے اہم موڑ میں داخل ہوئی تو ہندوؤں کے علاوہ نیشنلسٹ (قوم پرست) کانگریسی کلمہ گو حضرات کا ایک طبقہ اس کی مخالفت پر تلا ہوا تھا۔ کانگریسی علماء کا ایک گروہ بھی "اکھنڈ بھارت" کے فلسفے کو دل و جان سے قبول کر چکا تھا اور متحدہ قومیت کے غیر اسلامی نظریے پر ایمان رکھتا تھا۔ ان نازک ترین حالات کو حضرت فقیر نور محمد سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ (مولف عرفان) نے جب دیکھا تو از حد پریشان ہوئے کہ اگر قیام پاکستان عمل میں نہ آیا تو یہ ایک بہت بڑا قومی المیہ ہو گا اور پھر اس کی تلافی قیامت تک نہ ہو سکے گی، چنانچہ آپ نے صحرا میں جا کر پاک ریت پر قبر مبارک کا نقشہ مبارکہ بنایا اور بڑے جوش و خروش اور جذبے کے ساتھ وہ مخصوص "دعوت" پڑھی، حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پر فتوح سے رابطہ قائم کیا اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعا مانگی۔ وہ "دعوت" موثر ثابت ہوئی، دعا قبول ہوئی۔ قبولیت اور اجابت درحق سے استقبال کے لئے نازل ہوئی۔ قائداعظم اور مسلمانان ہند کو تائید ایزدی اور غیبی امداد و حمایت حاصل ہوئی۔ تحریک پاکستان کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور پاکستان معرض وجود میں آگیا۔ اس پر آپ نے شکرانے کے نوافل ادا کئے اور اپنے رب (جل شانہ) کے اس عظیم احسان کا شکریہ ادا کیا۔ (۲۰)

قیام پاکستان

رمضان المبارک نزول رحمت کا مہینہ ہے۔ یوں تو ہر سال رمضان المبارک مسلمانوں کے لئے رحمت و بخشش کی برکھا لاتا ہے لیکن ۱۳۶۶ھ (۱۹۴۷ء) میں رمضان

(۱۹) دیکھئے: سلطان باہو قادری: "نور الہدیٰ" (مترجم: فقیر نور محمد سروری) مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء - ص ۷۸

(۲۰) دیکھئے: محمد صادق قصوری: "تحریک پاکستان اور مشائخ عظام" (مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء) ص ۱۲۷

المبارک کا جو چاند طلوع ہوا وہ برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کے لئے ایک مژدہ جانفزاء بھی ساتھ لایا۔ ہمیں اس پر فخر ہے کہ پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر، نزول قرآن مجید کی معظم و مقدس رات، جمعۃ المبارک کے دن، اور رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں معرض وجود میں آیا۔

تقسیم ہند کے فارمولے کے تحت بھارت کو بطور بڑے ملک کے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو آزادی حاصل کرنا تھی جبکہ پاکستان کا قیام آزادی پندرہ اگست ٹھہرا تھا۔ تاہم ہندو جوتیشوں، پنڈتوں اور رمالوں نے "۱۴ اگست" کو بھارت کے لئے "اشبھ اور امنگل" (نحس) قرار دیا۔ اس پر لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے قائداعظم سے درخواست کی کہ "بھارت کے بجائے پاکستان کو ۱۴ اگست سے آزاد مملکت قرار دیا جائے۔"

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ کی ستائیسویں تاریخ تھی یعنی وہ مبارک دن جب قرآن پاک کا نزول ہوا۔۔۔ کیا یہ محض اتفاق تھا یا مشیت ایزدی تھی۔۔۔؟ یہ تاریخ ۱۳ یا ۱۷ اگست بھی تو ہو سکتی تھی۔۔۔؟ کیا اس رد و بدل میں قدرت کا ہاتھ دکھائی نہیں دیتا۔۔۔؟ یقیناً مشیت ایزدی میں یہ لازم و ملزوم رکھے گئے ہیں کہ قرآن، رمضان اور پاکستان میں چولی دامن کا ساتھ رہے۔ (۲۱)

(۲۱) دیکھئے: حامد سعید اختر: "تائید الٰہی کا آنکھوں دیکھا حال" مشمولہ ہفت روزہ "ہلال" (راولپنڈی) یوم دفاع پاکستان نمبر ۱۹۹۸ء

نوٹ:- کتنے افسوس کا مقام ہے کہ ہم نے ۱۴ اگست کو یوم آزادی منانے کے لئے منتخب کر لیا اور ۲۷ رمضان المبارک کو نظر انداز کر دیا۔ کہاں اگست اور کہاں رمضان۔۔۔؟ دونوں میں لفظی اور معنوی اعتبار سے بھی زمین و آسمان کا فرق ہے۔ رمضان اور قرآن ہماری پاکستانی تاریخ اور قومی سرکاری تقریبات کا حصہ ہیں لیکن ہم نے ان سے پہلو تہی کر کے غیر مسلموں کے شمسی کیلنڈر کی ۱۴ اگست کو قومی شعار بنا لیا ہے۔ حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ ۲۷ رمضان المبارک کو ہی یوم آزادی منانے کا اعلان کرے تاکہ اجر و ثواب سے محروم نہ رہے۔ (صابر)

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح علیہ الرحمتہ نے قیام پاکستان کے بعد تحدیث نعمت کے طور پر بجا فرمایا ہے:

"یہ مشیت ایزدی ہے' یہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روحانی فیضان ہے۔ کہ جس قوم کو برطانوی سامراج اور ہندو سرمایہ دار نے قرطاس ابیض (کورے کاغذ) سے حرفِ غلط کی طرح مٹانے کی سازش کر رکھی تھی' آج وہ قوم آزاد ہے۔" (۲۲)

معجزہ نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

"معجزے اللہ تعالےٰ کے پیغمبروں علیہم الصلوۃ والسلام سے مخصوص ہیں۔ نبی آخر الزماں' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک اعزاز و امتیاز یہ بھی ہے کہ وصال کے بعد بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات کا ظہور جاری ہے اور تاقیامت جاری رہے گا۔ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت کرنے والے مسلمانان برصغیر نے جس بے سرو سامانی کے عالم میں حصول پاکستان کی تحریک چلائی' انگریز ہندو گٹھ جوڑ کے باوجود قیام پاکستان کی شکل میں اس کا کامیاب ہو جانا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک زندہ معجزہ ہے۔۔۔ اللھم صلی علٰی سیدنا محمد وعلی آل و اصحاب سیدنا محمد (وبارک وسلم)

ابوالاثر حفیظ جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے اس معجزے کی تفصیلات کو نظم کے قالب میں ڈھالا۔ لیجئے قلب و نگاہ کو روشن اور معطر کیجئے۔

ہر طلوع صبح ہے اس معجزے کی یادگار
جو بشکل ملک پاکستاں ہے عالم آشکار
تفرقے کے دشت میں گم کردہ راہ و منتشر
ہم کروڑوں بے وطن تھے سرزمین ہند پر

---

(۲۲) سردار محمد خان : "حیات قائداعظم" (مطبوعہ لاہور' ۱۹۴۹ء) ص ۶۷۶

"دو بلائیں" کر رہی تھیں سعی وحدت رائیگاں
سایہ افرنگ اور سرمایہ ہمسائیگاں
کون تھا جو دام صیادی سے وابستہ نہ تھا
کوئی آزادی کا تھا رستہ؟ کوئی رستہ نہ تھا
چپ لگی تھی' گونگے بہرے تھے' ہزیمت خوردہ تھے
چیل کوے ہم پہ تھے سایہ فگن' ہم مردہ تھے
مل گئی کیوں رستگاری گیسوئے اصنام سے
ہو گئی وابستگی کیوں غیرت اسلام سے
آج کیوں لاکھوں کروڑوں شاد ہیں' آباد ہیں
اک وطن کے مالک و مختار ہیں' آزاد ہیں
ہاں! یکے از معجزات رحمتہ للعالمین
معجزہ ہم بخت بیداروں نے دیکھا ہے یہیں
معجزہ مومن کے لب پر مصطفیٰ (ﷺ) کے نام کا
معجزہ دین مبیں کا' معجزہ اسلام کا
روح' جسم مردگاں میں بھرنے والا معجزہ
کار ناممکن کو ممکن کرنے والا معجزہ
"مرد مومن" جس کے دل میں نور تھا' ایمان کا
کر رہا تھا آج وہ اعلان پاکستان کا (۲۳)

سلامت تا قیامت

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل ہمیں "قرآنی نظام" قائم کرنے کی غرض سے یہ خطہ پاک عنایت فرمایا ہے۔ اس کی بنیاد

---

(۲۳) ہفت روزہ "ہلال" (راولپنڈی) گولڈن جوبلی پاکستان نمبر ۹۹ - ۱۹۹۸ء ص ۲۸
شاعر نے حاشیہ میں دو بلائیں سے انگریز اور ہندو ۔۔۔ اور ۔۔۔ مرد مومن سے قائداعظم محمد علی جناح مراد لئے ہیں۔ (ادارہ)

کلمہ طیبہ کے نام پر رکھی گئی ہے۔ اس کے قیام کا فیصلہ روز اول ہی سے ہو چکا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے قیام سے سالہا سال قبل ہی حضرات اہل اللہ نے اس کی پیش گوئیاں، بشارتیں اور خوشخبریاں سنا دی تھیں۔ یہ بھی درست ہے کہ ظاہری طور پر علماء کرام اور مشائخ عظام نے قائداعظم کی حمایت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ (۲۴)

---

(۲۴) تفصیل کے لئے دیکھئے :۔

۱۔ محمد صادق قصوری : "اکابر تحریک پاکستان" (مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء)

۲۔ محمد صادق قصوری : "تحریک پاکستان اور مشائخ عظام" (مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء)

۳۔ محمد صادق قصوری : "تحریک پاکستان اور علمائے کرام" (زیر طبع)

۴۔ محمد جلال الدین قادری : "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" (مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء)

۵۔ ولی مظہر ایڈووکیٹ : "عظمتوں کے چراغ" (مطبوعہ ملتان ۱۹۸۹ء)

۶۔ محمد برہان الحق جبل پوری : "تحریک پاکستان کی اہم دستاویز" (مطبوعہ لاہور ۱۹۸۶ء)

۷۔ سید محمد محدث کچھوچھوی : "الخطبات الاشرفیہ" (مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء)

۸۔ حکم محمد حسین بدر : "سات ستارے" (مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء)

۹۔ علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری : "مشعل راہ" (مطبوعہ لاہور)

۱۰۔ صابر حسین شاہ بخاری : "امام احمد رضا محدث بریلوی اور تحریک پاکستان" (مطبوعہ لاہور ۱۹۹۶ء)

۱۱۔ صابر حسین شاہ بخاری : "خلفائے امام احمد رضا اور تحریک پاکستان" (مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء)

نوٹ :۔ ۱۹۷۱ء میں سقوط ڈھاکہ کا جو سانحہ پیش آیا۔ وہ بھی اس لئے کہ قوم نے اللہ تعالیٰ سے کیا گیا وعدہ پورا نہیں کیا۔ نظام مصطفیٰ ﷺ کا نفاذ نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نے اپنی نظریں ہم سے پھیر لیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے سبب ہمارا مشرقی پاکستان کٹ گیا کہ شاید اس سانحہ سے درس عبرت لے کر، یہ اپنا وعدہ پورا کر دیں۔ افسوس! پچاس سال سے زائد کا عرصہ گزرنے کے باوجود تحریک پاکستان کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ ارباب اقتدار کو چاہئے کہ وہ اپنی روش اور طرز عمل پر نظر ثانی کریں--- اپنے کئے پر شرمندگی محسوس کریں--- الحمد للہ کہ موجودہ وزیراعظم پاکستان، میاں محمد نواز شریف نے نفاذ شریعت کا بل، قومی اسمبلی میں پیش کر کے منظور کرا لیا ہے۔ اب سینٹ کے ممبران بھی اپنی دینی و ملی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے نفاذ شریعت کے بل کو متفقہ طور پر پاس کر کے اپنی عاقبت سنواریں۔ (صابر)

لاکھوں فرزندان اسلام کے خون سے اس گلشن کو سینچا گیا۔ بے شک یہ اولیائے کرام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سرزمین ہے۔ لیکن سرور کائنات، فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تحریک پاکستان کی قیادت کے لئے خود محمد علی جناح کا انتخاب فرمایا اور فتح و نصرت کا جھنڈا بھی عطا فرما کر کامیابی سے ہمکنار فرمایا۔ قیامت تک یہ مملکت خداداد، سالار عالم، فاتح عالم، تاجدار امم، رسول اعظم، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سایہ عاطفت میں ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود قائداعظم کے پاکستان کی پاسبانی فرما رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلے پچاس برسوں سے متواتر حوارث کا شکار ہونے کے باوجود یہ گلشن ہرا بھرا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے اجاڑ نہیں سکتی۔ انشاء اللہ العزیز یہ سلامت تا قیامت رہے گا۔

الحاج ظہور الحسن قادری اپنی کتاب "مبشرات پاکستان" میں یہ وجد آفریں واقعات لکھتے ہیں :

"چوہدری محمد حسین نہایت اول درجہ کے عابد زاہد اور ولی اللہ تھے انہوں نے ایک دفعہ ۱۹۴۸ء میں مولانا سلطان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے حلفیہ فرمایا "یہ ملک پاکستان حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے، اللہ تعالیٰ (جل شانہ) کے حکم سے وجود میں آیا ہے اور یہ قیامت تک قائم رہے گا۔" اور فرمایا "حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک روزانہ پاکستان میں ورود فرماتی، تشریف لاتی ہے۔"

عبدالحفیظ شرازی صاحب بزرگوں کی اولاد میں سے ہیں۔ صاحب نسبت ہیں۔ پاکستان بننے سے پہلے برصغیر ہندوستان میں پونہ میں فوجی افسر تھے، پاکستان بننے کے بعد ان پر دوسرے مہاجروں کی طرح قیامت ٹوٹ پڑی اور شدید مصائب کا شکار ہوئے۔ انہوں نے خود بتایا کہ "میرے پاکستان کے متعلق خیالات، جذبات، احساسات، نہایت خراب تھے۔ میں نے پاکستان کے متعلق یہ ارادہ کیا تھا کہ اس کو ختم کرنے کے سلسلے میں مجھ سے جو کچھ ہو سکا، میں کروں گا۔ خواہ مجھے بھارتی حکومت کا جاسوس بننا پڑے، میں پاکستان کو ختم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کروں گا۔"

جب میں پاکستان پہنچا تو میں نے ایک رات یہ خواب دیکھا۔

"ملٹری کا ماحول ہے اور خواب میں مجھے کسی نے کہا کہ "حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ہوئے ہیں۔" میں خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دست بستہ عرض کی کہ "یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پاکستان بننے کی وجہ سے ہم برباد ہو گئے ہیں۔" حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "حفیظ! یہ ملک میری دعا سے اور اللہ تعالیٰ (جل شانہ) کے حکم سے بنا ہے اور اس کی بنیادیں نہایت مضبوط ہیں اور اس ملک کی کمان میں نے سلطان محمود غزنوی کو دے دی ہے۔ یہ ملک قیامت تک قائم رہے گا اور اس کو مٹانے والے کتے کی موت مریں گے' یہ ان کا مقدر ہو چکا ہے اور تمہیں جو تکالیف ہوئی ہیں اور تم جن مصائب سے دو چار ہوئے' اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا نعم البدل عطا فرمائے گا۔"

عبدالحفیظ شیرازی نے کہا کہ "جب میں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ (مبارکہ) سنے تو میں اپنے فاسد ارادوں سے تائب ہوا اور مجھے ایک اطمینان اور قلبی سکون بھی نصیب ہوا۔ ان (نام نہاد) مسلمانوں کو جو پاکستان کے متعلق فاسد ارادے رکھتے ہیں' اس تحریر کے ذریعے آگاہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے فاسدارادوں سے باز آجائیں۔ وہ بالکل ناکام و نامراد ہوں گے' ذلیل ہوں گے' رسوا ہوں گے' دنیا اور عاقبت میں انہیں' انشاء اللہ' جہنم کا تاریک ترین گوشہ نصیب ہو گا اور ان کی کبھی نجات نہ ہو گی۔" (۲۵)

---

(۲۵) الحاج ظہور الحسن قادری : "مبشرات پاکستان" (مطبوعہ لاہور' ۱۹۹۶ء) ص ۴۷

نوٹ :- اس ایمان افروز واقعہ سے وہ لوگ درس عبرت لیں جو پاکستان کے بارے میں فاسد ارادے رکھتے ہیں اور اسے توڑنے کی باتیں کیا کرتے ہیں۔ (صابر)

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء صبح پانچ بجے کے قریب' بھارت نے اچانک بغیر کسی اعلان جنگ کے پاکستان کی مقدس سرزمین پر حملہ کر دیا۔ پاکستان کی شیر دل افواج نے فوراً منظم ہو کر چند گھنٹوں کے اندر جنگ کا نقشہ ہی بدل ڈالا۔ اپنے سے دس گناہ طاقتور دشمن کو نہ صرف پاکستان کی پاک سرزمین سے باہر نکال دیا بلکہ جنگ پھر بھی بھارتی سرزمین پر لڑی۔ سترہ دن اور اٹھارہ رات کی اس جنگ میں بھارت کی فوجی طاقت کی کمر ٹوٹ گئی اور اسے شکست فاش ہوئی۔ کیا کسی نے کبھی یہ سوچا کہ اس جنگ میں پاکستان کی فتح و نصرت کی کیا وجہ تھی۔۔۔؟ وجہ صرف یہی تھی کہ اس خطہ پاک پر ہمیشہ ہمارے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ التفات رہی ہے۔

مولوی محمد انعام کریم صدیقی ایک عرصہ سے مدینہ شریف میں مقیم ہیں۔ مدرسۃ العلوم الشرعیہ کی لائبریری کے نگران ہیں۔ یہ تین منزلہ شاندار مدرسہ مسجد نبوی شریف کے ساتھ جانب مشرق واقع ہے۔ گنبد خضرا ہر وقت ان کی نگاہوں کے سامنے رہتا ہے۔ انہوں نے ۲۴ ستمبر ۱۹۶۵ء مطابق ۲۸ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ' مدینہ طیبہ سے ایک خط کراچی کے ایک خدار سیدہ بزرگ حاجی نور محمد بٹ کو لکھا تھا۔ اس خط کے اندر ان الفاظ میں ایک ایمان افروز خواب کا ذکر کیا ہے۔

جس روز لاہور پر حملہ ہوا' اسی روز یہاں ایک دو حضرات نے خواب میں دیکھا کہ حرم شریف میں مجمع کثیر ہے۔ روضہ اقدس سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت عجلت میں تشریف فرما ہوئے اور ایک نہایت خوبصورت تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر باب الاسلام کی طرف تشریف لے گئے۔ بعض حضرات نے عرض کیا۔

"یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! اس قدر جلدی اس گھوڑے پر آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔" آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

"پاکستان میں جہاد کے لئے"

اور ایک دم برق کی مانند بلکہ اس سے بھی تیز روانہ ہو گئے۔ پیچھے پیچھے مواجہہ شریف (قبر مبارک کے سامنے وہ جگہ جو کہ حضرت محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور کے سامنے ہے جہاں کھڑے ہو کر زائرین سلام پڑھتے ہیں) سے پانچ حضرات اور' اس راستہ سے ایک موٹر میں سوار ہو کر ہوائی جہاز کی طرح پرواز کر گئے۔" (روزنامہ "امروز" ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء) (۲۶)

جمعتہ المبارک کی تعطیل

اسی طرح وزیراعظم محمد نواز شریف نے جب جمعتہ المبارک کی چھٹی منسوخ کر کے اتوار کی چھٹی کا اعلان کیا تو اس پر بھی رحمت عالم' نور مجسم' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔۔۔۔ بی اے کا ایک طالب علم' علامہ ابو داؤد محمد صادق مدظلہ العالی کے نام ایک خط میں لکھتا ہے:

"السلام علیکم! حضرت صاحب! میں بی اے کا سٹوڈنٹ ہوں' رات کو ٹیوشن پڑھنے ایک ٹیچر صاحب کے پاس جاتا ہوں۔ خواب کی رات بھی جب میں وہاں گیا تو جمعہ کی چھٹی اور اتوار کی چھٹی پر بحث چل نکلی۔ پہلے بھی سن رکھا تھا کہ اتوار کو چھٹی لازم کر دی گئی ہے اور جمعہ کی چھٹی ختم کر دی گئی ہے۔ یہ سن کر بہت دکھ ہوا تھا اور اس دن کچھ زیادہ ہی تکلیف ہوئی' پڑھنے سے فارغ ہونے کے بعد راستے میں بار بار مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مشہور حدیث کا ورد میری زبان پر تھا کہ (من تشبہ بقوم فھو منھم) "جس نے غیر قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔" اس کے ساتھ ہی بار بار نواز شریف پر غصہ کا اظہار کر رہا تھا کہ "اس شخص نے ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان (عالیشان) کی خلاف ورزی کی ہے اور عیسائیوں کے تہوار کی چھٹی کا اعلان کر کے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دکھ دیا ہے۔"

(۲۶) الحاج ظہور الحسن قادری: "مبشرات پاکستان" (مطبوعہ لاہور ۱۹۹۶ء) ص ۶۵

نوٹ:۔ مولوی محمد انعام کریم صدیقی' دیوبندی حضرات کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن کی بھانجی کے بیٹے ہیں۔ (صابر)

واپس گھر پہنچا' نماز پڑھی اور پریشانی میں روتا رہا اور اسی غم میں جب سو گیا تو خواب میں مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار ہوا۔ دیکھا اس طرح کہ چہرہ اقدس پر غم و غصہ کے ایسے اثرات تھے کہ بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ پوچھنے پر یہ ارشاد فرمایا کہ:

"موجودہ حکمرانوں نے جمعہ کی چھٹی ختم کر کے' اتوار کی چھٹی کا اعلان کر کے مجھے دکھ دیا اور غیروں کا طریقہ اپنا کر میرے دل کو بہت ٹھیس پہنچائی ہے۔" (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

حاجی صاحب! یہ اشارہ تھا جس کے باعث اس وقت تک مجھے سکون حاصل نہیں ہو گا جب تک میری آواز وزیراعظم (میاں نواز شریف) تک نہ پہنچ جائے۔ یہ بات میرے فرائض میں شامل ہو چکی ہے۔"

"محمد بوٹا ولد غلام رسول کھوکھر' بارہ دری' رسول نگر' تحصیل وزیر آباد' ضلع گوجرانوالہ" (واللہ ورسولہ اعلم) (۲۷)

حب رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت قائداعظم محمد علی جناح علیہ الرحمۃ ایک سچے اور پکے مسلمان تھے۔۔۔۔ محبوب کائنات' فخر موجودات' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کی محبت و عقیدت اظہر من الشمس ہے۔ قدرت نے ان کو شعور بالکل مذہبی اور دینی دیا تھا۔ کراچی میں "سندھ مدرستہ الاسلام" میں دوران تعلیم ان کو دین اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں بنیادی باتوں کی تعلیم دی جا چکی تھی۔ اسی لئے آپ کے دل میں محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے نقش ہو کر رہ گئی۔

(۲۷) ماہنامہ "رضائے مصطفیٰ" (گوجرانوالہ' اپریل ۱۹۹۷ء) ص ۴

نوٹ:۔ اسلامی نظام کے نفاذ کی ظاہرا آرزو مند حکومت کو چاہئے کہ اپنے اس غلط اقدام کی اصلاح کرے اور خلیفہ دوم' فاروق اعظم' ناطق بالصواب' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت راشدہ سے باقاعدہ رائج جمعتہ المبارک کی تعطیل کو بحال کرے اور دنیا و آخرت میں اجر کمائے۔ (ادارہ)

قائداعظم علیہ الرحمتہ تقریباً سولہ برس کے تھے کہ جب لندن میں بیرسٹری کی خاطر تشریف لے گئے اور لنکزان میں آپ نے داخلہ صرف اِس لئے لیا تھا کہ اس کے دروازے پر ہمارے عظیم پیغمبر حضور محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم گرامی دنیا کے عظیم قانون سازوں میں سرفہرست لکھا تھا۔ ایک گمنام عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھتے ہیں:۔

"جب قائداعظم محمد علی جناح تعلیم حاصل کرنے کی خاطر برطانیہ گئے تو لندن میں قانون کی چاروں مشہور درسگاہوں کو دیکھا' ان میں سے ایک درسگاہ لنکزان میں ایک بڑا بورڈ لگا ہوا ہے۔ جس پر کچھ نام لکھے ہوئے ہیں۔ اپنے گائیڈ سے پوچھا "یہ کن کے نام ہیں؟" انہوں نے بتایا کہ "دنیا کی بڑی بڑی شخصیات کے نام ہیں جنہوں نے دنیا کو اور انسانی ذات کو قانون دیا۔" جناح صاحب یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے کہ سب سے اول حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لکھا ہوا تھا کیونکہ شریعت کا قانون انہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رائج فرمایا اور یہ قانون انہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا رائج کیا کہ قیامت کے دن تک قائم و دائم رہے گا۔ جناح صاحب نے سرفہرست اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پڑھا تو فیصلہ کر لیا کہ "میں صرف اسی درس گاہ میں قانون کا علم حاصل کروں گا۔" بس یہ تھا عشق نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پہلا تیر جو جناح صاحب کے نرم و نازک دل میں پیوست ہو گیا اور وہ اسی دن سے عزم کئے ہوئے تھے کہ میں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی خدمت کروں گا اور ان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو علیحدہ مملکت دلاؤں گا اور عشق محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مالا گلے میں ڈالوں گا۔" ملخصاً (۲۸)

(۲۸) گمنام عاشق رسول ﷺ: "درود شریف" (مطبوعہ لاہور) ص ۸۸

محافل میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قائداعظم محمد علی جناح نہ صرف محافل میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں شرکت فرماتے بلکہ محبت و عقیدت میں ڈوب کر بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اپنی عقیدت کے پھول بھی نچھاور کرتے تھے۔

نواب بہادر یار جنگ مرحوم ۱۹۳۴ء میں عید میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک جلسہ میں قائداعظم محمد علی جناح سے ملے۔ نواب بہادر یار جنگ بہت بڑے خطیب تھے اور ان کی خصوصیت یہی تھی کہ وہ عید میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلسوں میں خطاب کیا کرتے تھے۔ قائداعظم سے مل کر اتنے متاثر ہوئے کہ تحریک پاکستان میں قائداعظم کے دست راست ثابت ہوئے۔ اسی جلسہ کے ضمن میں نواب بہادر یار جنگ قائداعظم کی تقریر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خطبہ صدارت ختم ہوا اور تکبیر کے نعروں میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور علی (رضی اللہ عنہ) کے ناموں سے نسبت رکھنے والا' عقل و دل کے جناحین پر خود بھی عرش کی سیر کرنے لگا اور اپنے سامعین کو بھی فرش سے بلند کرنے لگا۔ تقریر مختصر تھی جس کے ابتدائی جملے میرے لئے سند تھے اور آخری حصہ قانون محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دنیا کے دیگر مشہور قوانین خصوصاً "رومن لا" سے تقابلی مطالعہ تھا۔ موجودہ قوانین کا ایک عالم تبحر جس کی زندگی "رومن لا" کی ذریات کو اپنی آغوش میں پرورش کرتے ہوئے گزری' جب قانون محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گوشے کھولنے لگا تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ تعلیم مغرب کے شیدائیوں نے حسن محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کیسے کیسے جلوے دیکھے ہوں گے۔" (۲۹)

قیام پاکستان کے بعد جنوری ۱۹۴۸ء میں پہلی عید میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موقع پر قائداعظم محمد علی جناح حضور سرکار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۲۹) خواجہ رضی حیدر: "قائداعظم: خطوط کے آئینے میں" (مطبوعہ کراچی ۱۹۸۵ء) ص ۶۱

سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار یوں کرتے ہیں :۔

"آج ہم لوگ یہاں ایک حقیر اجتماع کی صورت میں اس عظیم ترین شخصیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خراج عقیدت ادا کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں جس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقدیس نہ صرف یہ کہ کروڑوں دلوں میں موجزن ہے بلکہ جس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے دنیا کی تمام بڑی بڑی شخصیتوں کا سر احترام و اکرام بھی خم ہے۔ میں ایک عاجز، انتہائی خاکسار بندہ ناچیز، اتنی عظیم ہستیوں سے بھی عظیم ہستی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھلا کیا اور کس طرح نذرانہ عقیدت پیش کر سکتا ہوں۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظیم مصلح تھے، عظیم معلم تھے، عظیم واضع قانون تھے، عظیم مدبر تھے، عظیم فرمانروا تھے، جنہوں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے بہترین حکومت کر کے دکھائی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں کہ ہم جب اسلام کی گفتگو کرتے ہیں تو وہ اس کو بالکل نہیں سمجھتے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام صرف چند مناسک اور روایات اور روحانی تعلیمات ہی کا مجموعہ نہیں ہے، اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو ہر مسلمان کی زندگی کو مرتب و منظم کرتا ہے اور اس کے طرز عمل کو درست رکھتا ہے حتیٰ کہ سیاست اور معاشیات میں بھی وہی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ ضابطہ حیات، عزت و احترام، دیانت، حسن عمل اور عدل و انصاف کے بلند ترین اصولوں پر مبنی ہے۔ وحدت ربانی اور مساوات انسانی، اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے نہایت اہم اصول ہیں۔ اسلام میں آدمی، آدمی میں کوئی تفریق نہیں ہے۔ مساوات، حریت اور اخوت، اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ہیں۔

"حضور رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی انتہائی سادہ تھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس کام میں بھی ہاتھ ڈالا، کامیابی نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم چومے۔۔۔۔ تجارت سے لے کر حکمرانی اور فرمانروائی تک ہر شعبہ حیات میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکمل طور پر

کامیاب رہے۔۔۔ حضور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پوری دنیا کی عظیم ترین ہستی ہیں۔" (۳۰)

ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ

۱۷ اگست ۱۹۴۴ء کو عثمانیہ یونیورسٹی، حیدر آباد، دکن کے شعبہ اردو کے لیکچرار محمد اعظم نے قائداعظم کے نام ایک خط لکھا کہ "انہوں نے تھامس کارلائل کی کتاب "ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ" کے دوسرے باب کا اردو ترجمہ کیا تھا جس کا پہلا ایڈیشن طبع ہو کر ختم ہو چکا ہے اور اب اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو رہا ہے۔ میری دلی تمنا ہے کہ دوسرے ایڈیشن کا پیش لفظ آپ تحریر فرما دیں۔"

چنانچہ قائداعظم نے "پیش لفظ" کے طور پر درج ذیل سطور تحریر کر دیں :۔

"میرے لئے یہ بات واقعتاً باعث مسرت ہے کہ آپ (تھامس) کارلائل کی کتاب Heroes and Hero - Worship کے اردو ترجمے کا دوسرا ایڈیشن شائع کر رہے ہیں۔ (تھامس) کارلائل کی دیگر کتابوں کی طرح اس کتاب کو بھی میں نے انگلستان میں اپنے زمانہ طالب علمی میں انگریزی میں پڑھا تھا اور جب سے ہی میں اس Sage of Chelsea کا بے حد مداح اور معترف ہوں۔ اس (تھامس) کارلائل نے ہمارے عظیم پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات طیبہ، کردار اور سوانح کی غیر جانبدارانہ تصویر کشی کر کے نہ صرف مسلمانوں کی بلکہ تمام دنیا کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ اس کے اردو ترجمے کا دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کے سلسلے میں آپ کی کوششیں قابل قدر ہیں اور آپ کی کامیابی کا متمنی ہوں۔" (۳۱)

---

(۳۰) راجا رشید محمود : "قائداعظم : افکار و کردار" (مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء) ص ۳۰

(۳۱) راجا رشید محمود : "قائداعظم : افکار و کردار" (مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء) ص ۳۰

نوٹ :۔ تھامس کارلائل کے اس انگریزی مضمون کا اردو ترجمہ "نقوش رسول نمبر" (مطبوعہ لاہور) میں شائع کیا جا چکا ہے۔ (ادارہ)

یہ سطور دراصل قائداعظم کی سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ازحد محبت و عقیدت اور نہایت ہی والہانہ وابستگی کا زندہ ثبوت ہے۔

مطالعہ سیرت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قائداعظم علیہ الرحمتہ کے ذاتی ذخیرہ کتب کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ قانون' نفسیات' شاعری' تہذیب و تمدن کے علاوہ آپ کے ذخیرہ کتب میں "قرآن حکیم" کے تراجم' کتب تاریخ اور سیرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھی متعدد قابل ذکر کتابیں موجود ہیں۔ ان میں سے بعض کتب پر قائداعظم علیہ الرحمتہ نے دوران مطالعہ حواشی بھی تحریر کئے ہیں اور بیشتر مقامات پر سطور کو نشان زد بھی کیا ہے۔

قائداعظم علیہ الرحمتہ نے تاریخ اسلام اور سیرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتہائی انہماک کے ساتھ تجزیاتی مطالعہ کیا تھا جیسا کہ تحریک پاکستان کے ایک معتبر رہنما نواب بہادر یار جنگ سے منسوب ایک روایت سے ظاہر ہے۔ نواب بہادر یار جنگ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ قائداعظم علیہ الرحمتہ سے ملاقات کے لئے بمبئی گئے تو ان کی قائداعظم علیہ الرحمتہ سے مسلمانان ہند کے حال اور مستقبل پر گفتگو ہوئی۔ اس دوران ایک مرحلہ پر قائداعظم علیہ الرحمتہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلو بیان کرتے ہوئے کہا کہ:۔

"بہادر یار! آپ جانتے ہیں کہ تاریخ اسلام کے اولین ایام یعنی دور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دو واضح حصے ہیں۔۔۔۔ ایک مکی دور اور دوسرا مدنی دور۔۔۔۔ مکی دور تنظیم و تربیت کا دور تھا۔۔۔۔ مدنی دور دفاع ملک و ملت اور جہاد کا دور تھا۔۔۔۔ میں اس مثال کو سامنے رکھتے ہوئے ہندوستان میں تنظیمی دور کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہو سکتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ مسلمانان ہند کو منظم کرلوں گا مگر میں اپنے آپ کو سپہ سالاری اور جنگ آزمائی کے قابل نہیں سمجھتا۔۔۔۔ نہ معلوم اس ملت کو جہاد کی قیادت کرنے والا کوئی مرد میدان میسر آئے گا یا نہیں۔" (۳۲)

(۳۲) دیکھئے: خواجہ رضی حیدر: "ہماری نجات کا راستہ" مشمولہ مجلہ "کاروان قمر" (کراچی) دسمبر ۱۹۹۷ء

پروفیسر حمید احمد خان اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:۔

"ایک واقعہ میرے مشاہدے میں اس وقت آیا جب ۱۹۴۶ء میں عیدالاضحیٰ کی تقریب پر دہلی کے مسلمانوں کے بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے ایک عجیب و غریب نکتہ ارشاد فرمایا۔۔۔۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب بہار میں ہزارہا مسلمان مرد' عورتیں اور بچے سفاکی سے قتل کر دیئے گئے تھے۔۔۔۔ قائداعظم نے کہا: "لوگ مجھ سے بار بار کہتے ہیں' ہم صرف آپ کے ایک اشارے کے منتظر ہیں پھر دیکھئے کہ کس طرح سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں' آپ ہمارے جرنیل ہیں' ہمیں ایک دفعہ حکم دیجئے کہ ہم آگے بڑھیں۔"

اس کے بعد قائداعظم نے جو کچھ فرمایا وہ میرے حافظے پر آج تک نقش ہے' کہنے لگے: "میں کس فوج کو آگے بڑھنے کا حکم دوں؟ کیا ان لوگوں کو جو ابھی تک بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے ہیں۔ جنہیں ابھی تنظیم کی کئی منزلیں طے کرنی ہیں؟" اس کے بعد قائداعظم نے اپنی آواز بلند کی اور فرمایا: "اگر قائداعظم اس حالت میں لوگوں کو آگے بڑھنے کی دعوت دے تو وہ جرنیل نہیں بلکہ مجرم ہو گا۔" (۳۳)

یہ انداز فکر اس امر کا بین ثبوت ہے کہ قائداعظم علیہ الرحمتہ نے تاریخ اسلام اور سیرت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کتنا عمیق اور شعوری مطالعہ کیا تھا اور آپ ملت اسلامیہ سے کس قدر مخلص تھے۔

قائداعظم علیہ الرحمتہ کو جب اور جہاں موقع ملتا وہ اسلام کی حقانیت اور تعلیمات نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بڑے سلیس اور سادہ الفاظ میں بیان فرما دیا کرتے تھے۔

۱۳ نومبر ۱۹۳۹ء کو عیدالفطر کے موقع پر آپ نے اپنے ایک پیغام میں مسلمانوں سے فرمایا:

"رمضان المبارک کا ضبط صوم و صلوٰۃ" آج اللہ (تعالیٰ جل شانہ) کے حضور قلوب کے کمالِ عجز و انکسار پہنچ رہا ہے۔ لیکن اسے کمزور قلب

(۳۳) دیکھئے: روزنامہ "خبریں" اسلام آباد' ۲۵ دسمبر ۱۹۹۸ء (اشاعت خاص بسلسلہ یوم قائداعظم)

کا عجز و انکسار ہرگز نہیں ہونا چاہئے اور جو لوگ ایسا گمان کرتے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مجرم ہیں۔ اگرچہ تمام مذاہب میں یہ حقیقت متضاد موجود ہے کہ عاجز و متواضع ہی قوی اور طاقت ور ہوں گے لیکن اسلام میں یہ حقیقت بہت ہی نمایاں ہے۔ کیونکہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں اسلام حقیقی معنیٰ میں عمل کا متقاضی ہے۔۔۔۔ قرآن حکیم کی رو سے عبادت اور زندگی میں بہت ہی گہرا اور حقیقی تعلق ہے۔ رمضان المبارک کا نظام ہمارے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے اندر عمل کی قوت کو فروغ دینے کے لئے تشکیل دیا ہے اور جب آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عمل کی ترغیب دی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذہن مبارک میں ایک فرد کی زندگی نہیں بلکہ ایک پورا معاشرہ تھا کیونکہ عمل کا تعلق انسانی معاشرے سے ہے۔

یاد رکھو کہ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک خدمت خلق اور روا داری سے بڑھ کر کوئی طریق عمل دیندارانہ اور مستحسن نہیں ہے۔ ہماری سماجی کامرانیاں اور سیاسی آزادیاں اسی پر منحصر ہیں۔ یہی زندگی کا اصل مفہوم ہے اور یہی حقیقت اسلام اور عین اسلام ہے۔۔۔۔ مستقبل کے ہندوستان میں ہمارے کچھ حقوق اور دعاوی نہیں لیکن ہم اس میں تمرد نہ کریں کیونکہ تمرد سے ان جذبات محبت اور احساس مروت کی نفی ہوتی ہے، جن کا ہمارے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے۔" (۳۴)

قائداعظم محمد علی جناح نے اپنے خطبات میں اپنے محبوب، حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ آپ ملت اسلامیہ کے تمام دکھوں کا مداوا اور تمام مشکلات کا حل حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات

(۳۴) خواجہ رضی حیدر: "ہماری نجات کا راستہ" مشمولہ مجلّہ "کاروان قمر" (دسمبر ۱۹۹۷ء) ص ۷

بابرکات کے اسوہ حسنہ میں سمجھتے تھے۔ ان کا پختہ ایمان تھا کہ اسوہ حسنہ پر عمل کرنے سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ ۱۴ فروری ۱۹۴۸ء کو شاہی دربار سبی (بلوچستان) میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اس اسوہ حسنہ پر چلنے میں ہے جو ہمیں قانون عطا کرنے والے پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لئے بنایا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیادیں صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اصولوں پر رکھیں۔" (۳۵)

قائداعظم محمد علی جناح نے ایک مختصر مگر جامع مقالے "رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" میں نہایت ہی خوبصورتی سے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی حیات طیبہ کو صفحہ قرطاس پر پیش کیا ہے۔ آپ کا یہ مقالہ متعدد اخبارات و رسائل کی زینت بن چکا ہے۔ اس کی سطر سطر سے محبت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوتے پھوٹے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس مقالے میں ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں:

"حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی کے دو پہلو بہت زیادہ جاذب نظر ہیں۔ پہلے تو یہ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُمّی ہیں لیکن خدا کی قدرت ہے کہ اس اُمّی نے علم و حکمت، تمدن و معاشرت کا وہ عظیم الشان مینار تعمیر کیا جس کی روشنی نے جہالتوں اور تاریکیوں کے تمام پردے چاک کر دیئے۔۔۔ دوسرے یہ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی عمر عزیز کے چالیس سال ایسے ماحول میں بسر کئے جس میں شراب خوری، بت پرستی اور عیاشی کا دور دورہ تھا لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن اقدس ان آلائشوں سے ہمیشہ پاک رہا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدترین دشمن کو بھی کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اخلاقی زندگی میں عیب جوئی کا حوصلہ نہیں ہوا۔ منصب نبوت پر بعثت ہونے سے پیشتر بھی آپ صلی

(۳۵) کلیم نشتر: "تعلیمات قائداعظم" (مطبوعہ لاہور) ص ۸۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی سراسر معجزہ تھی اور ہر وہ شخص جس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی کا بہ نظر عمیق مطالعہ کیا ہے' جناب ابوطالب کی طرح یہ رائے قائم کرنے پر مجبور ہو گا۔ "میں نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی جھوٹی بات کہتے نہیں سنا۔ ان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لب (اقدس) کبھی غیر مہذب اور ناپسندیدہ الفاظ سے آشناء نہیں ہوئے۔ وہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج تک کسی غیرپسندیدہ مجلس میں نہیں بیٹھے۔" (٣٦)

قائداعظم نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی تلقین فرماتے رہے بلکہ آپ خود بھی عمل پیرا ہوئے۔ آپ نے اپنی اکثر زندگی انگلستان میں گزاری جہاں ہر قسم کی آلائشیں موجود تھیں لیکن آپ ایک سچے غلام رسول کی طرح رہے۔ آپ نے اسوہ حسنہ پر چلتے ہوئے کبھی جھوٹ' فریب یا عیاشی نہ کی۔ آپ کی راست بازی اور دیانت داری کو آپ کے بدترین دشمنوں نے بھی تسلیم کیا ہے۔

روزنامہ "تیج" دہلی (١٥ ستمبر ١٩٤٨ء) نے آپ کی وفات پر لکھا۔

"مسٹر جناح کی عظیم شخصیت کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ وہ ارادے کے پکے تھے اور دوسرے فریق کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے میں بڑے سمجھدار تھے' اس لحاظ سے مسٹر جناح ایک بڑی شخصیت کے مالک تھے۔" (٣٧)

"ہندوستان ٹائمز" بھارت نے یوں اعتراف کیا۔

"ان کے سیاسی مخالفین بھی یہ تسلیم کئے بنا نہیں رہ سکتے کہ مسٹر جناح اپنے ارادے کے پکے اور پر خلوص نیت کے مالک تھے۔ ممکن ہے کہ تاریخ ان کی "فرقہ پرستی" کی بناء پر انہیں نشانہ تنقید بنائے لیکن تاریخ انہیں

(٣٦) روزنامہ "نوائے وقت" جمعہ میگزین (١١ ستمبر ١٩٩٢ء) ص ٥

(٣٧) منصور احمد بٹ: "نقوش قائداعظم" (مطبوعہ لاہور) ص ٢٠٦

فراموش ہرگز نہیں کر سکتی کیونکہ انہوں نے تاریخ بنائی ہے۔

ان کا بڑے سے بڑا مخالف بھی ان کی خوبیوں کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وہ اپنے اندر قلب سلیم رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے دشمن کے مقابلے میں کوئی اوچھا ہتھیار استعمال نہیں کیا۔ (٣٨)

ایثار و قربانی

قائداعظم محمد علی جناح نے عشاق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح اپنا سب کچھ ملک و قوم پر قربان کر دیا تھا۔۔۔ پیر طریقت' ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی اپنی یادوں کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"قائداعظم محمد علی جناح نے پاکستان کو سب کچھ دیا۔ اپنی تمام جائیداد قوم کے نام وقف کر گئے۔ زندگی میں گورنر جنرلی میں صرف ایک روپیہ تنخواہ وصول کی۔ تمام خرچ اپنی جیب سے کرتے رہے۔ علاج معالجہ بھی اپنی جیب سے کیا۔ ان کے بھتیجے بہن سب ہی تھے لیکن وہ سب کچھ قوم کو دے گئے۔" (٣٩)

(٣٨) منصور احمد بٹ: "نقوش قائداعظم" (مطبوعہ لاہور) ص ٢١٠

نوٹ:۔ بھارتی اخبار کے ہندو ایڈیٹر کے مذکورہ اقتباس میں "فرقہ پرستی" (Sectionism) سے مراد ایک علیحدہ اسلامی ریاست کا قیام ہے۔ ممکن ہے کہ اس پر نام نہاد "سیکولر تاریخ" جو چاہے کہے مگر مسلم اور غیر جانبدار مسلم مورخین تو اس کی تائید ہی کرتے ہیں۔ آج آپ (نام نہاد) سیکولر اسٹیٹ بھارت میں سیکولرازم' مذہبی رواداری کا حال ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ وہاں مسلمانوں' مسیحیوں (عیسائیوں)' سکھوں' پارسیوں' جینیوں' اور اپنے ہی دھرم کے غریب ہریجنوں (اچھوتوں' شودروں) کے ساتھ کیسا لیچھوں' نیچوں کا سا سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔۔۔ دیگر مذاہب کے معابد کی سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر توہین کی جا رہی ہے۔ کیا یہ "فرقہ پرستی" اور مذہبی منافرت نہیں؟

ناطقہ سربگریباں ہے اسے کیا کہیئے! (ادارہ)

(٣٩) ماہنامہ "آستانہ" (کراچی) اکتوبر ١٩٩٧ء' ص ١٨

عبادت و ریاضت

قائداعظم محمد علی جناح نہایت خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتے تھے۔ وہ اکثر خلوت میں بھی احکم الحاکمین (جل شانہ) کے دربار میں سربسجدہ آہ وزاری کرتے دیکھے گئے۔ مولوی شبیر علی تھانوی اپنی روئیداد میں لکھتے ہیں۔

"میرے ایک معتبر دوست نے مجھ سے بیان کیا کہ ان سے مولانا حسرت موہانی صاحب نے بیان کیا کہ "میں ایک روز جناح صاحب کی کوٹھی پر صبح ہی صبح ایک نہایت ضروری کام سے پہنچا اور ملازم سے میں نے اطلاع کرنے کو کہا۔ ملازم نے کہا کہ "اس وقت ہم کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں' تھوڑی دیر میں جناح صاحب خود تشریف لے آئیں گے۔" چونکہ مجھے نہایت ضروری کام تھا اور میں اس کو جلد سے جلد جناح صاحب سے کہنا چاہتا تھا' اس لئے مجھے ملازم پر غصہ آیا اور میں خود کمرہ میں چلا گیا۔ ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں' پھر تیسرے کمرے میں پہنچا تو برابر کے کمرہ سے مجھے کسی کے بہت ہی بلک بلک کر رونے اور کچھ کہنے کی آواز آئی' آواز چونکہ جناح صاحب کی تھی' اس لئے گھبرایا اور آہستہ سے پردہ اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جناح صاحب سجدہ میں پڑے ہیں اور بہت ہی بے قراری کے ساتھ کچھ مانگ رہے ہیں۔ میں دبے پاؤں وہیں سے واپس آگیا اور اب تو بھائی جب جاتا ہوں اور ملازم کہتا ہے۔ کہ "اندر ہیں" تو میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ سجدہ میں پڑے ہوئے دعا کر رہے ہیں' میرے تصور میں ہر وقت وہی تصور اور وہی آواز رہتی ہے۔" (۴۰)

مولانا سیف الاسلام صاحب بھی اپنی چشم دید رپورٹ میں اسی قسم کا واقعہ یوں لکھتے ہیں:

"قائداعظم رات کے دو بجے اٹھ کر نماز پڑھتے ہیں اور بہت دیر تک سجدے میں روتے ہیں اور بہت گڑگڑا کر دعا کرتے ہیں۔" (۴۱)

(۴۰) منشی عبدالرحمٰن خان: "قائداعظم کا مذہب اور عقیدہ" (مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۶ء) ص ۹۵

(۴۱) پروفیسر محمد مسعود احمد: "حیات مظہری" (مطبوعہ کراچی' ۱۹۷۴ء) ص ۳۴

قرآن کریم سے شغف

قرآن کریم کی تلاوت اور اس کی آیتوں پر غور و فکر کرنا اور ان پر عمل کرنا ایک سچے اور پکے عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علامت ہے۔ قائداعظم بھی نہ صرف قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے بلکہ اس کی ایک ایک آیت شریف پر غور و فکر بھی کرتے تھے۔ بادشاہی مسجد' لاہور کے سابق خطیب مولانا غلام مرشد ایک مفصل واقعہ لکھتے ہوئے کہتے ہیں:

"ان کے سامنے میز پر قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا نسخہ رکھا تھا' اسے ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ: "میرا اس حقیقت پر ایمان ہے کہ اس کتاب عظیم میں دنیا اور آخرت کی زندگیوں کے متعلق مکمل ضابطے اور آئین موجود ہیں۔ تمدنی' معاشی اور اخلاقی' انمٹ اور دائمی قواعد موجود ہیں۔" (۴۲)

عبدالرشید بٹلر کی زبانی ایک ایمان افروز واقعہ سنئے۔

"قائداعظم گورنر ہاؤس' پشاور میں آئے تو رات دو بجے میں نے انہیں کافی پیش کی۔ اس وقت سردار عبدالرب نشتر' بابائے قوم سے ملاقات کے لئے گورنر ہاؤس میں موجود تھے' وہ ملاقات کر کے کوئی اڑھائی بجے کے لگ بھگ چلے گئے ہوں گے کہ سیکیورٹی والوں نے مجھے طلب کر لیا کیونکہ قائداعظم کے کمرے میں اس شب جانے والا میں آخری سرکاری اہلکار تھا۔ سیکیورٹی والوں نے مجھ سے پوچھا کہ "اس وقت کہیں کوئی شخص تو نظر نہیں آیا" کیونکہ جس کمرے میں قائداعظم ٹھہرے تھے اس سے ٹھک ٹھک کی آوازیں آرہی تھیں۔ یہ آواز ایک ردھم سے آتی اور پھر وقفہ آجاتا' وقفے کے بعد دوبارہ اس ردھم سے یہ آواز آتی' چونکہ سرحد میں (خان عبدالغفار خان' سرحدی گاندھی کی جماعت کے) "سرخ پوشوں" کا زور تھا' سیکیورٹی والوں کو خدشہ ہوا کہ قائداعظم پر کوئی حملہ نہ کیا جا رہا ہو۔ ان کے دروازے پر دستک دینے کی کسی کو جرات نہ تھی' چنانچہ مجھے ایک روشندان میں سے جھانک کر قائداعظم کے بارے میں معلوم

(۴۲) ماہنامہ "کنز الایمان" لاہور (تحریک پاکستان نمبر) اگست ۱۹۹۵ء' ص ۲۲۲

کرنے کا فرض سونپا گیا۔ یہ سارا کام انتہائی رازداری سے ہو رہا تھا۔ میں نے جونہی روشندان سے اندر جھانکا تو (دیکھا)

قائداعظم فرش پر چل رہے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ یہ بات میرے لئے تشویش کا باعث بنی اور میں اس کی وجہ معلوم کرنے کے لئے روشندان سے اندر جھانکتا رہا۔ لکڑی کے فرش پر چلنے کی وجہ سے قائداعظم کے جوتوں کی آواز ٹھک ٹھک پیدا کر رہی تھی اور جب آواز رک جاتی تو وہ کمرے میں موجود انگیٹھی پر اپنی دونوں کہنیاں رکھ کر ایک کتاب سے کچھ پڑھتے اور پھر ٹہل ٹہل کر اس پر غور کرتے اور روتے۔ میں نے یہ بات سیکیورٹی والوں کو بتا دی جنھوں نے بتایا کہ "بابائے قوم کے کمرے میں انگریزی زبان کے ترجمہ والا قرآن مجید کا نسخہ رکھا ہوا ہے۔" اس پر میں سمجھ گیا کہ "قائداعظم ایک یا دو آیات شریف پڑھ کر ان کا ترجمہ پڑھنے کے بعد کمرے میں گھوم گھوم کر ان پر غور کرتے اور یہ معانی و مطالب ان کی آنکھوں میں آنسوؤں کی روانی کا موجب ہیں۔" قائداعظم کے سپاہی جناب منیر احمد منیر کہنے لگے کہ "یہ تو بابائے قوم کا روزانہ کا معمول ہے۔" (۴۳)

قائداعظم، اللہ تعالیٰ کی نصرت پر کامل یقین رکھتے تھے اور "قرآن کریم" کے مطالعے نے ان کے اس یقین کو اور زیادہ مستحکم کر دیا تھا۔ اس حقیقت کا اظہار قائداعظم نے رانا نصراللہ خان سے یوں کیا:

"میں نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ کئی بار پڑھا ہے۔ مجھے اس کی بعض سورتوں سے بہت تقویت ملتی ہے مثلاً وہ چھوٹی سی سورت (الم تراکیف فعال ربک) ہے جس میں ابابیلوں کا تذکرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح کفار کے بڑے لشکر کو ابابیلوں کے ذریعے شکست دی اسی طرح ہم لوگوں کے ذریعے انشاء اللہ کفار کی قوتوں کو شکست ہو گی۔"

---

(۴۳) روزنامہ "نوائے وقت" (راولپنڈی) ۲۵ دسمبر ۱۹۹۷ء

اس واقعہ کے راوی رانا نصراللہ خان کہتے ہیں کہ: "قائداعظم سورۃ الم تراکیف' (سورہ فیل) بہت ذوق و شوق سے سنتے تھے اور اپنی بات چیت اور تقریروں میں اکثر "انشاء اللہ" اور "اللہ کو اگر منظور ہوا" جیسے فقرے استعمال کرتے تھے۔" (۴۴)

قائداعظم نے ہمیشہ اپنی تقاریر میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری کتاب "قرآن کریم" کے حوالے بھی دیئے ہیں مثلاً ۱۹۴۳ء میں کراچی مسلم لیگ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"وہ کونسا رشتہ ہے جس میں منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسد واحد کی طرح ہیں۔۔۔؟ وہ کون سی چٹان ہے جس پر ان کی ملت کی عمارت استوار ہے۔۔۔؟ وہ کونسا لنگر ہے جس سے اس امت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے۔۔۔؟ وہ رشتہ، وہ چٹان، وہ لنگر، خدا کی کتاب قرآن کریم ہے۔"

اسی طرح مسلمان قوم کو اپنے پیام عید ۱۹۴۵ء میں فرمایا:۔

"جاہلوں کی بات الگ ہے ورنہ ہر کوئی جانتا ہے کہ قرآن کریم مسلمانوں کا ہمہ گیر ضابطہ حیات ہے۔ مذہبی، سماجی، شہری، کاروباری، فوجی، عدالتی، تعزیری اور قانونی ضابطہ حیات جو مذہبی تقریبات سے لے کر روز مرہ زندگی کے معاملات تک۔۔۔۔ روح کی نجات سے لے کر جسم کی صحت تک۔۔۔۔ تمام افراد سے لے کر ایک فرد کے حقوق تک۔۔۔۔ اخلاق سے لے کر جرم تک۔۔۔۔ اس دنیا میں جزا و سزا سے لے کر اگلے جہاں کی سزا و جزا تک کی حد بندی کرتا ہے۔" (۴۵)

عشرت رحمانی لکھتے ہیں:۔

"برادرم مولانا حامد علی خان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ شیخ

---

(۴۴) سعید راشد: "گفتار و کردار قائداعظم" (مطبوعہ لاہور، ۱۹۹۶ء) ص ۳۹۴

(۴۵) مجلہ "اوج" لاہور (گولڈن جوبلی نمبر) قرار داد پاکستان ۹۱ - ۱۹۹۰ء، ص ۴۶۹

عبدالقادر مرحوم سے ذکر کیا تھا کہ بعض عرب علماء نے کہا ہے کہ "قائداعظم کا اصل پیغام سیاسی نہیں اخلاقی اور روحانی ہے" اس پر شیخ صاحب نے جواب دیا۔ "یہ بالکل درست ہے اور رفتہ رفتہ یہ حقیقت ظاہر ہوتی جائے گی۔"

"قائداعظم کے اقوال، بیانات اور تقریروں پر بغور نظر ڈالنے کے بعد شیخ صاحب اور عرب علماء کے خیالات کی تائید ہوتی ہے۔" (۴۶)

حرمین شریفین کی حاضری کا اشتیاق

قائداعظم محمد علی جناح کی دلی تمنا تھی کہ کسی نہ کسی طرح حج کی سعادت حاصل ہو اور دیار رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضری کی سعادت نصیب ہو۔ ایک دفعہ آپ نے زیارت حرمین شریفین کا عزم بھی کر لیا تھا۔ اس مبارک ارادے پر سنوسی ہند، امیر ملت، پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو مبارک دیتے ہوئے یوں راہنمائی فرمائی۔

"گزشتہ ہفتے میں ایک پیغام عزم حج کی مبارکبادی پر بھیج چکا ہوں۔ اب دوسری مرتبہ آپ کو مسلم لیگ کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔

اب آپ کا فرض ہے کہ ان ہزار ہا اشغال کو چھوڑ کر اپنے وعدے کے مطابق اس بارگاہ الٰہی (جل شانہ) میں حاضر ہو کر اور دربار شریف حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر اس کا شکریہ ادا کریں اور فقیر کے پیغام کو معمولی نہ سمجھیں۔

عیدالفطر کے بعد ہوائی جہاز میں سوار ہو کر کراچی سے دوسرے دن **مکہ معظمہ** پہنچ جائیں اور پانچ دن مناسک حج ادا کر کے دو تین گھنٹے میں مدینہ طیبہ حاضر ہو جائیں، وہاں ہفتہ عشرہ قیام فرما کر تیسرے دن کراچی واپس پہنچ جائیں۔" ملخصاً"

اس خط کے جواب میں قائداعظم نے تحریر کیا۔

(۴۶) پندرہ روزہ "تحریک" لاہور (۱۶ دسمبر تا ۳۱ دسمبر ۱۹۹۲ء) ص ۳۳

"۱۷ جولائی کے خط کا بہت بہت شکریہ۔ آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان میں تیزی کے ساتھ جو تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں ان کی بنا پر میرے لئے اس وقت ہندوستان سے دور ہونا ممکن نہیں ہے۔" (۴۷)

چنانچہ مسلمانان برصغیر کے پیچیدہ مسائل کی وجہ سے آپ فریضہ حج ادا نہ کر سکے، یوں آپ کا یہ ارمان پورا نہ ہو سکا البتہ قیام پاکستان کے بعد غالباً ۱۹۸۶ء میں قائداعظم کے ایک عقیدت مند نے آپ کی بجائے "حج بدل" ادا کر کے آپ کی دلی خواہش کی تکمیل کر دی۔ (۴۸)

بصیرت افروز جواب

۱۹۴۳ء میں کسی بدبخت نے قائداعظم پر حملہ کر کے آپ کو زخمی کر دیا۔ (۴۹)

اس پر سنوسی ہند، امیر ملت، پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے بخشی صاحب کو ایک خط اور بہت سے تحائف جناح صاحب کے لئے بھیجے کہ "میری طرف سے مزاج پرسی کر آؤ۔"

امیر ملت، پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خط میں قائداعظم کی یوں حوصلہ افزائی فرمائی۔

"اب جو یہ حملہ آپ پر ہوا ہے، آپ کی کامیابی کے لئے نیک فال ہے۔ آپ کو میں مبارک باد دیتا ہوں کہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ آپ کے حصول مقصد میں خواہ کتنی بھی دشواریوں کا سامنا ہو، آپ بالکل پرواہ نہ کریں اور پیچھے نہ ہٹیں۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ کامیاب فرمانا چاہتا ہے اس کے دشمن پیدا کر دیتا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دشمنوں کو ذلیل و خوار کرے۔" (ملخصاً)

(۴۷) خواجہ رضی حیدر: "قائداعظم: خطوط کے آئینے میں" (مطبوعہ کراچی ۱۹۸۵ء) ص ۱۶۴، ۱۶۵

(۴۸) ولی مظہر ایڈووکیٹ: "عظمتوں کے چراغ" جلد ششم (مطبوعہ ملتان، ۱۹۹۰ء) ۸۰۸

(۴۹) حنیف شاہد کی تصنیف: "قائداعظم پر قاتلانہ حملہ" (مطبوعہ لاہور) میں تفصیلات ملاحظہ کیجئے۔

قائداعظم نے جو بصیرت افروز جواب دیا' وہ ملاحظہ کیجئے۔

"جب آپ جیسے بزرگوں کی دعا میرے شامل حال ہے تو میں اپنے نیک مقصد میں ابھی سے کامیاب ہوں اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میری راہ میں کتنی ہی تکلیفیں کیوں نہ آئیں' میں اپنے مقصد سے کبھی پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔۔۔ آپ نے قرآن شریف اس لئے عنایت فرمایا ہے کہ میں مسلمانوں کا لیڈر ہوں جب تک قرآن کریم اور دین کا علم نہ ہو' کیا لیڈری (راہبری) کر سکتا ہوں' میں وعدہ کرتا ہوں کہ قرآن شریف پڑھوں گا۔ انگریزی ترجمے میں نے منگوا لئے ہیں' ایسے عالم کی تلاش میں ہوں جو مجھے انگریزی میں قرآن پاک کی تعلیم دے سکے۔۔۔۔ جائے نماز آپ نے اس لئے عطا کیا ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانتا تو مخلوق میرا حکم کیوں مانے گی۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ نماز پڑھا کروں گا۔۔۔۔ تسبیح آپ نے اس لئے ارسال کی ہے کہ میں اس پر درود شریف پڑھا کروں' جو شخص اپنے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اللہ کی رحمت طلب نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کیسے نازل ہو سکتی ہے' میں اس اشارے کی بھی تعمیل کروں گا۔" (۵۰)

درود شریف کی برکت

ایک گمنام عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھتے ہیں۔

"حقیقی راز جس وجہ سے درود شریف پڑھتے' وہ تھا پاکستان حاصل کرنے کا جو ناممکن کام ممکن کر دکھایا' اکثر اوقات وہ (قائداعظم) فرماتے تھے کہ "جب ایک مسلمان اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ سے رحمت طلب نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس بندے پر کیسے رحمت نازل کر سکتا ہے۔"

اپنی دن رات مشغول زندگی کے معمول میں سے کچھ وقت نکال کر درود

---

(۵۰) پیر سید اختر حسین شاہ: "سیرت امیر ملت" (مطبوعہ لاہور) ص ۴۸۰

شریف کثرت سے پڑھتے رہتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ اس کے بغیر وہ یہ کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ (۵۱)

"حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی جن کے لاکھوں کی تعداد میں پاکستان اور ہندوستان میں مرید ہیں اور جو ساری زندگی مدینہ منورہ میں محلہ درویشاں میں گزار کر جنت البقیع میں مدفون ہوئے' ایک مرتبہ حج کے دنوں میں فرمایا کہ:

"میں نے خواب دیکھا کہ قائداعظم محمد علی جناح مدینہ منورہ آئے ہوئے ہیں' میرے دل میں آیا کہ "میں ان کی دعوت کروں کیونکہ وہ مسلمانوں کے رہبر ہیں۔" غالباً یہ بھی درود شریف کی برکت تھی کہ ایسے باکمال بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ قائداعظم محمد علی جناح مدینہ منورہ آئے ہوئے ہیں اور میں ان کی دعوت طعام کر رہا ہوں۔" (۵۲)

سفر آخرت کے مناظر

ایک سچا عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موت سے کبھی نہیں ڈرتا بلکہ اسے ہنسی خوشی قبول کر لیتا ہے قائداعظم محمد علی جناح بھی موت سے نہ ڈرے بلکہ مرد مومن کی طرح مطمئن رہے۔

ان کے سوانح نگار سردار محمد خان لکھتے ہیں:

"کوئٹہ میں علاج جاری رہا اور قائداعظم کی صحت روز بروز بہتر ہوتی گئی۔ ایک دن ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش نے باتوں باتوں میں تبسم کناں قائداعظم سے کہا: "ہماری انتہائی کوشش ہے کہ آپ کی صحت اتنی اچھی ہو جائے جتنی آپ کی صحت سات آٹھ سال پہلے تھی۔"

قائداعظم سن کر مسکرائے اور فرمانے لگے۔

"چند سال قبل یقیناً" میری یہ آرزو تھی کہ میں زندہ رہوں۔ اس لئے

---

(۵۱) گمنام عاشق رسول ﷺ: "درود شریف" (مطبوعہ لاہور) ص ۹۰

(۵۲) گمنام عاشق رسول ﷺ: "درود شریف" (مطبوعہ لاہور) ص ۹۴

زندگی کی خواہش نہیں تھی کہ میں موت سے ڈرتا تھا بلکہ اس لئے زندہ رہنا چاہتا تھا کہ قوم نے جو کام میرے سپرد کیا ہے اور "قدرت" نے جس کام کے لئے مجھے مقرر کیا ہے میں اپنی زندگی میں پایہ تکمیل تک پہنچا سکوں، اب وہ کام پورا ہو چکا ہے، میں اپنے فرض کو ادا کر چکا ہوں--- پاکستان بن گیا ہے--- اس کی بنیادیں مضبوط ہیں--- اب چند ماہ سے مجھے ایسے خیال آتے رہتے ہیں کہ میں اپنے فرض کو ادا کر چکا ہوں، قوم کو جس چیز کی ضرورت تھی وہ قوم کو مل گئی۔ اب یہ قوم کا کام ہے کہ وہ اس کی تعمیر کر کے اسے ناقابل تسخیر اور ترقی یافتہ ملک بنا دے--- حکومت کا نظم و نسق چلائے--- میں طویل سفر کے بعد تھک گیا ہوں--- آٹھ سال تک مجھے قوم کے اعتماد پر دو عیار اور مضبوط دشمنوں سے لڑنا پڑا ہے--- میں نے خدا تعالیٰ (جل شانہ) کے بھروسے پر انتھک محنت کی ہے اور اپنے جسم کے خون کا آخری قطرہ تک حصول پاکستان کے لئے صرف کر دیا ہے۔ میں تھک گیا ہوں، آرام چاہتا ہوں، اب مجھے زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں" (۵۳)

موت یہ میری نہیں، میری اجل کی موت ہے
کیوں ڈروں اس سے کہ مر کر پھر نہیں مرنا مجھے
(اقبال)

۸ ذیقعد ۱۳۶۷ھ / ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو قائداعظم محمد علی جناح نے دنیائے فانی سے کوچ کرنے کی تیاری کی، محترمہ فاطمہ جناح آپ کو گتے کے ایک ٹکڑے اور چادروں سے ہوا دیتی رہیں۔

قائداعظم کے منہ سے "اللہ--- پاکستان" نکل رہا تھا۔ محترمہ فاطمہ جناح نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ: "قائداعظم نے مجھے سرگوشی کے انداز میں کہا کہ": "فاطی! خدا حافظ--- لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی

(۵۳) سردار محمد خان: "حیات قائداعظم" (مطبوعہ لاہور - ۱۹۴۹ء) ص ۶۸۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)" اس کے بعد قائداعظم ہمیشہ کے لئے خاموش ہوگئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) (۵۴)

زندگی کے آخری لمحہ تک اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تعلق قائم رہنا اور کلمہ طیبہ پڑھنا، ایک مرد مومن اور مقبول بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نشانی ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

کرم بالائے کرم

حامی درود و سلام جناب محمد فیاض حسین چشتی نظامی لکھتے ہیں:

میرے والد محترم (حضرت بشیر احمد چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ) کو ایک دفعہ عین اس وقت بیداری میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی جب حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی کراچی میں تدفین ہو رہی تھی--- والد محترم نے بتایا کہ "اس وقت فخر موجودات، حضور آقا و مولا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود تشریف لائے ہوئے ہیں اور اپنے ہاتھوں سے قائداعظم کو لحد میں اتار رہے ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔ "یہ میرا پیارا ہے۔" (۵۵)

منشی عبدالرحمٰن خان رقم طراز ہیں۔

"۱۹۴۸ء میں دربار نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم خاص، آغا اسحاق علی صاحب نے جو گنبد خضریٰ میں آنے جانے کے واحد مجاز تھے، نے ایک ذمہ دار پاکستانی شخص کو بتایا، جس روز قائداعظم کا پاکستان میں انتقال ہوا، اس روز مجھے نبی کریم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی زیارت نصیب ہوئی

(۵۴) روزنامہ "اوصاف" (اسلام آباد) ۲۵ دسمبر ۱۹۹۷ء

(۵۵) محمد فیاض حسین چشتی: "نظر کرم" (مطبوعہ لاہور) ص ۱۰۱

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت مسرور نظر آرہے تھے، فرمایا کہ "آج ہمارا محب آرہا ہے، اس کی آمد کی خوشی مناؤ۔" جب دریافت کیا گیا کہ "حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ کون ہے؟" تو ارشاد فرمایا "محمد علی جناح" چنانچہ اس روز ہم نے شیرینی وغیرہ پکائی۔۔۔ (مشاہدات و واردات، ص ۱۴۹)

اس خواب کی تائید اس خواب سے ہوتی ہے جو پاکستان بننے سے پہلے سرحد ہزارہ کے ایک معمر بزرگ نے جو قائداعظم کے نام و مقام تک سے ناواقف تھے، روضہ اطہر کے متصل دیکھا کہ:

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ نفس نفیس تشریف فرما ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شانہ بشانہ ایک لمبے معمر صاحب سر پر ٹوپی پہنے کھڑے ہیں اور پیچھے لوگوں کا بے پناہ ہجوم ہے۔ کسی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ "حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ ٹوپی والے کون ہیں؟" تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"تم نہیں جانتے، یہ محمد علی جناح ہیں اور یہ لوگ سب کے سب مجاہد ہیں۔" پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے آب زمزم کی بہت مقدار لے کر جناح اور اس کے ساتھیوں پر چھڑکی۔"

اس خواب کی پوری تفصیل ہزارہ کے محمد افضل خان (بی اے) کے قلم سے روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۹ جنوری ۱۹۴۶ء میں شائع ہوئی۔

ان کے علاوہ بھی کئی ثقہ حضرات نے قائداعظم کو دربار نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں دیکھا چونکہ عالم خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت مبارک میں نہیں آسکتا، اس لئے رویائے صادقہ شک و شبہ سے بالاتر ہوتے ہیں۔ (۵۶)

---

(۵۶) منشی عبدالرحمٰن خان: "قائداعظم کا مذہب اور عقیدہ" (مطبوعہ لاہور) ص ۱۷۸

حامی درود و سلام، جناب محمد فیاض حسین چشتی کی زبانی ایک دوسرا روح پرور واقعہ سنئے:

"میرے محسنوں میں سے ایک محسن، اردو بازار، لاہور میں بیٹھے تھے کہ حضرت قائداعظم محمد علی جناح اور پاکستان کے ایک ازلی دشمن نے حضرت قائداعظم اور پاکستان کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا۔ میرے محسن نے اس گستاخ کو فوراً اس زور سے تھپڑ رسید کیا کہ اس کی ناک سے خون بہنے لگا۔ اس کے ہم خیالوں نے تھانہ لوہاری جانے کا مشورہ دیا۔ تھوڑی دیر میں تھانے دار کا بلاوا آگیا۔ تھانیدار نے تھپڑ مارنے کی وجہ پوچھی۔ میرے محسن نے برجستہ جواب دیا۔ "یہ حضرت قائداعظم اور پاکستان کے خلاف گستاخی کا مرتکب ہوا ہے۔" تھانیدار نے کہا "اچھا کیا۔ یہ پاکستان ہے تو میری تھانیداری ہے، یہ عہدے ہیں ورنہ مجھے شاید کوئی چپڑاسی بھی بھرتی نہ کرتا۔" اس تھانیدار نے حضرت قائداعظم اور پاکستان کے سچے عاشق کو باعزت طور پر تھانے سے جانے دیا اور وہ گستاخ منہ لٹکائے تھانے سے باہر چلا گیا۔

اب آپ کے دل میں یہ خیال تو آتا ہو گا کہ احقر کا یہ محسن کون ہے۔۔۔؟ ان کا نام ملک سلطان محمود اعوان، ساکن چک نمبر EB - 473، تحصیل بورے والا، ضلع وہاڑی، حال مقیم مکان نمبر 670، بلاک بی، سبزہ زار سکیم، لاہور ہے۔ آج کے اس نفسا نفسی اور مصروفیت کے دور میں یہ روزانہ چودہ ہزار (۱۴۰۰۰) مرتبہ درود شریف پڑھتے ہیں۔ مندرجہ بالا واقعہ کے بعد انہیں خواب میں حضرت قائداعظم کی بڑی واضح زیارت نصیب ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ:

"جب درود شریف کی محفل منعقد کرتے ہو تو میرے لئے اور میرے رفقاء کے لئے دعا کیا کرو۔"

اب ملک صاحب درود شریف کی محفل کے بعد حضرت قائداعظم اور ان کے رفقاء اور ان لوگوں کے لئے جنہوں نے پاکستان بنانے میں تن، من، دھن کی قربانی دی، خصوصی دعا کرتے ہیں اور ہمیں بھی اس کی تلقین کرتے ہیں۔

"احقر کا یہ معمول ہے کہ ہر روز ایک خاص تعداد میں اور جمعۃ المبارک کے دن کم از کم ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کے وسیلے سے حضرت قائداعظم محمد علی جناح اور حضرت علامہ اقبال اور ان کے والدین کو ایصال ثواب کرتا ہے۔ بے شک درود شریف کی توفیق اللہ تعالیٰ کی نظر کرم سے ہی ملتی ہے۔" (۵۷)

قبلہ الحاج سید خادم علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی ایک سچے محب وطن تھے، فخریہ انداز میں خود کو "پاکستان میڈ" فرماتے تھے۔ پاکستان کی بقا و استحکام کے لئے ہمیشہ دعا فرماتے تھے۔ حضرت قائداعظم محمد علی جناح اور پاکستان بنانے والے دیگر اکابرین کی دل و جان سے قدر فرماتے تھے۔ روزانہ "قرآن پاک" کی تلاوت فرما کر ان حضرات کی ارواح کو ثواب پہنچاتے تھے۔ (۵۸)

ان ایمان افروز واقعات اور رویائے صالحہ سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرت قائداعظم محمد علی جناح نہ صرف ایک مخلص اور دیانت دار مسلمان رہنما ہیں بلکہ آپ کو محبوب کائنات حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ازحد عقیدت و محبت تھی اور پھر بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھی آپ کی بے پناہ مقبولیت تھی جو قابل رشک ہے۔

غلامِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ۱۳۶۷ھ

قائداعظم محمد علی جناح علیہ الرحمۃ نے اپنے عمل سے ایک سچے غلام رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہونے کا ثبوت دیا تھا۔ یہی وجہ ہے برصغیر پاک و ہند کے مسلمان انہیں قیامت تک خراج تحسین پیش کرتے رہیں گے۔ بے شمار مسلمان روزانہ

(۵۷) محمد فیاض حسین چشتی: "نظر کرم" (مطبوعہ لاہور) ص ۱۱۰
(۵۸) احمد بن محمود المدعو معین الفقراء: "تاریخ مزارات بخارا"
مترجم: ڈاکٹر سید امتیاز حیدر، پیش لفظ: الحاج وقار احمد وقار صدیقی (مطبوعہ کراچی ۱۹۹۷ء) ص ۱-۲

قرآن پاک کی تلاوت کر کے انہیں ثواب پہنچاتے ہیں۔ کئی آپ کے مزار پر حاضری دیتے ہیں اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔

قائداعظم علیہ الرحمۃ کے انتقال پر ملال پر مختلف اخبارات و رسائل نے آپ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا تھا۔ روزنامہ "نوائے وقت" نے ۱۰ ذیقعد ۱۳۶۷ھ / ۱۳ ستمبر ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں اپنے تعزیتی نوٹ میں لکھا:

"قائداعظم محمد علی جناح، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان غلاموں میں سے ہیں۔ جنہوں نے اپنے خلوص اور عمل سے عاشقان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صف میں ایک ممتاز جگہ حاصل کر لی۔ اس صدی میں ان سے بڑھ کر کسی نے امت محمدی کی خدمت نہیں کی، یہ خدمت رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت گنی جائے گی۔ ہم تو اسے نبی اُمّی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک اعجاز سمجھتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک غلام، ہندوؤں اور انگریزوں کے مشترکہ محاذ کے خلاف تن تنہا اور بالکل بے سرو سامانی کے ساتھ برسرپیکار رہا اور آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس کو فتح بخشی، تاریخ اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی کہ تنہا ایک بے یارو مددگار آدمی کی کوششوں سے ایک عظیم الشان مملکت، سات سال کے قلیل عرصہ میں، معرض وجود میں آئی۔ یہ معجزہ مشیت ایزدی نے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک غلام کی قسمت میں ہی لکھ رکھا تھا۔" (۵۹)

سن ہجری کے مطابق قائداعظم علیہ الرحمۃ کی وفات ۸ ذیقعد ۱۳۶۷ھ کو ہوئی۔ چنانچہ سلطان العلماء حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ کے مرید خاص، مولانا حکیم قاری احمد مہری پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ نے "غلام رسول" (۱۳۶۷ھ) سے آپ کی تاریخ وفات نکالی اور قطعہ وصال یوں موزوں کیا۔

(۵۹) (i) منصور احمد بٹ: "نقوش قائداعظم" (مطبوعہ لاہور) ص ۱۷۲
(ii) مجلّہ "کاروان قمر" (کراچی) دسمبر ۱۹۹۷ء (مضمون: خواجہ رضی حیدر) ص ۹

اللہ کے گھر میں وہ بطلِ قبول تھے
ملت کے پاسباں تھے، مجسم اصول تھے
مہری نے مرگ قائداعظم پہ یہ کہا
جنت انہی کی ہے، وہ "غلام رسول" تھے (٦٥)
١٣٦٧ھ

اعتراف عظمت

تقسیم ہند کا بدترین مخالف، آخری وائسرائے، ماؤنٹ بیٹن، قائداعظم علیہ الرحمۃ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے واشگاف الفاظ میں کہتا ہے:

"میں نے اتنا ذہین آدمی نہیں دیکھا۔ وہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے گئے۔ مجھے بہت جلد اس حقیقت کا احساس ہوا کہ میں کس کے ساتھ بحث کر رہا ہوں۔ مجھے اس پر کبھی یقین نہ آیا کہ میں اتنے ذہین آدمی سے بات کر رہا تھا۔ اس سے قبل میں نے اتنا ذہین آدمی نہ دیکھا تھا۔ یقیناً یہ انگلستان کے تعلیم یافتہ تھے۔ جن کی تربیت مغرب میں ہوئی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ میں ان کو سمجھ نہ سکا تھا۔ دوسرے لوگوں کے ذہنوں تک رسائی ممکن تھی مگر جناح کے ذہن تک رسائی ناممکن تھی۔ وہ اکیلے ہی اپنی ذات میں انجمن تھے۔ دوسرے تمام لوگوں کو بدلا جا سکتا تھا مگر آپ جناح کو نہ بدل سکتے تھے۔ جناح ایک قابل مقرر اور بہترین تربیت یافتہ ذہن کے مالک تھے۔ وہ ایک بڑے قانون دان تھے۔ انہوں نے اپنے ذہن پر چلمن گرا لی تھی، کوئی ان کی تہہ تک نہ پہنچ سکتا۔" (٦١)

ابوالکلام آزاد (المتوفیٰ ١٣٧٧ھ / ١٩٥٨ء) جو نہ صرف قیام پاکستان کے شدید مخالف تھے بلکہ پاکستان کی اصطلاح ہی ان کی طبیعت پر گراں گزرتی تھی، بالآخر انہوں

(٦٠) مجلہ "کاروان قمر" (کراچی) دسمبر ١٩٩٧ء (مضمون: خواجہ رضی حیدر) ص ١٠

(٦١) دیکھئے: روزنامہ "جنگ" (راولپنڈی) ٢٥ دسمبر ١٩٩٨ء (اشاعت خصوصی)

نے بھی قائداعظم علیہ الرحمۃ کے سچے کھرے اسلامی موقف کو تسلیم کر لیا تھا۔ منیر احمد منیر، ایڈیٹر ہفت روزہ "ندائے ملت" (لاہور) لکھتے ہیں:

"مولانا آزاد بھارت کے وزیر تعلیم تھے۔ مئی ١٩٥١ء میں انہوں نے یونیسکو کی چھٹی کانفرنس، منعقدہ پیرس میں، بھارتی وفد کی قیادت کی۔ واپسی پر تہران سے دہلی جاتے ہوئے انہیں کراچی رکنا پڑا تو انہوں نے بھارتی سفارت خانہ کے ڈپٹی ہائی کمشنر کو ساتھ لیا اور قائداعظم علیہ الرحمۃ کے مزار مبارک پر حاضری دی--- فاتحہ پڑھی--- پھولوں کی چادر چڑھائی۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد کی کراچی میں یہ آمد سرکاری نہ تھی، اس لئے قائداعظم علیہ الرحمۃ کے مزار مبارک پر ان کی حاضری پروٹوکول کا حصہ نہ تھی۔ دوسرے وہ **مسلکاً** اہل حدیث تھے جو مزاروں پر حاضری نہیں دیتے۔ تیسرے قیام پاکستان کے معاملے میں وہ قائداعظم علیہ الرحمۃ اور آل انڈیا مسلم لیگ کے شدید ترین مخالفوں میں سے تھے۔ ان وجوہ کے ہوتے ہوئے وہ کراچی میں عارضی قیام کے دوران قائداعظم علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضری کو کیوں ضروری سمجھتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ ان کی طرف سے قیام پاکستان کی مخالفت کے سلسلے میں اپنی غلطی اور قائداعظم علیہ الرحمۃ کی صداقت کا اعتراف تھا اور یہ مولانا آزاد کی بہت بڑی عظمت تھی کہ انہوں نے سیاسی اختلاف کو ذات کی حد تک محدود نہیں رکھا بلکہ جب محسوس کیا کہ مسلمانوں کی بھلائی قیام پاکستان میں ہی تھی اور اس کا بننا ضروری تھا اور یہ کہ قائداعظم علیہ الرحمۃ راستی پر تھے تو وہ پروٹوکول سے بے نیاز اور اپنے مذہبی عقیدے کے برعکس، مسلمانوں کے اس عظیم محسن کے مزار مبارک پر حاضری دیتے ہیں--- فاتحہ پڑھتے ہیں--- پھول چڑھاتے ہیں--- ورنہ ان کے نام لیواؤں کو ہم دیکھتے ہیں کہ الا ماشاء اللہ ان کی سوئی آج بھی مولانا کے اس (کانگریسی) موقف پر اڑی ہوئی ہے جسے

وہ خود اپنے مذکورہ عمل سے رد کر چکے ہیں۔" (٦٢)

بانی پاکستان اور پاکستان کے مخالفین کو چاہیے تو یہ تھا کہ وہ بھی اپنے لیڈر ابوالکلام آزاد کی تقلید میں مزار قائداعظم پر حاضر ہوتے---- فاتحہ پڑھتے---- اور پھولوں کی چادریں چڑھاتے---- اور ہمیشہ کے لئے قائداعظم علیہ الرحمتہ کی مخالفت سے باز آجاتے---- لیکن افسوس آج تک ایسا نہ ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ ان مخالفین کو راہ راست پر لائے اور دشمنوں سے قائداعظم کے پاکستان کو بچائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم

اختتامیہ

مملکت خداداد پاکستان اسلام کے نام پر حاصل ہوئی---- لاکھوں قربانیاں دی گئیں---- اندرونی بیرونی سازشوں کے باوجود بفضل رب العالمین یہ معرض وجود میں آئی ہے---- اسے مٹانے والے خود صفحہ ہستی سے مٹ گئے مگر یہ زندہ و تابندہ ہے---- باقی پاکستان کی مخالفت کرنے والے آج بے نام و نشان ہیں مگر قائداعظم کا نام نہایت روشن اور نمایاں ہے---- یقیناً یہ مملکت خداداد پاکستان عطیہ خداوندی ہے---- یہ معجزہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے---- یہ فیضان اولیاء اللہ ہے---- یہ دنیا کے نقشے پر ہمیشہ قائم رہنے کے لئے بنا ہے---- دنیا کی کوئی قوت اسے مٹا نہیں سکتی بلکہ دشمنان پاکستان اپنے ناپاک ارادوں میں ہمیشہ ناکام و نامراد رہیں گے' انشاء اللہ العزیز۔

---

(٦٢) ہفت روزہ "ندائے ملت" (لاہور) ٣ تا ٩ دسمبر ١٩٩٨ء ص ٤

یارب میرے وطن پر رحمت کے سائے رکھنا
دشمن کی ہر نظر سے اس کو بچائے رکھنا
تو نے یہ پاک خطہ ہم کو عطا کیا ہے
تیرے ہی لطف سے یہ گلشن ہرا بھرا ہے
(پیرزادہ حمید صابری)

اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل ہمیں اس خطہ پاک میں حسین انقلاب کی توفیق عطا فرمائے۔ "اللہ ---- پاکستان"

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وعلیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین وبارک وسلم

"اللہ...... پاکستان"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مآخذ و مراجع

(وہ کتب و رسائل جن سے راقم نے بالواسطہ یا بلا واسطہ استفادہ کیا یا جن کا ضمناً ذکر کیا گیا ہے)

کتابیں

آزاد سبحانی، مولانا: "میلاد ربانی" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۹۸ء
ابوالحسن زید فاروقی، مولانا: "اسماعیل دہلوی اور تقویۃ الایمان" (مطبوعہ لاہور)
ابو سعید محمد امین، مفتی: "تعارف تقویۃ الایمان" (مطبوعہ لاہور)
احمد بن محمود المدعو بمعین الفقراء: "تاریخ مزارات بخارا" (مطبوعہ کراچی) ۱۹۹۷ء
احمد رضا خان بریلوی، امام: "النور و الضیاء فی احکام بعض الاسماء" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۹۱ء
احمد رضا خان بریلوی، امام: "الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ" (مطبوعہ لاہور)
احمد رضا خان بریلوی، امام: "سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ (مطبوعہ لاہور)
اختر حسین شاہ، پیر سید: "سیرت امیر ملت" (مطبوعہ لاہور)
اسماعیل دہلوی، مولوی: "تقویۃ الایمان" (مطبوعہ کراچی) ۱۹۷۸ء
اقبال، علامہ ڈاکٹر: "ارمغان حجاز" (مطبوعہ لاہور)
جلال الدین قادری، محمد مولانا: "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۷۸ء
حنیف شاہد: "قائداعظم پر قاتلانہ حملہ" (مطبوعہ لاہور)
خلیل احمد رانا: "انوار قطب مدینہ" (مطبوعہ لاہور) ۱۴۰۸ھ
ذہین شاہ تاجی، بابا: "تاج الاولیاء" (مطبوعہ کراچی)
رشید محمود، راجا: "قائداعظم ۔ افکار و کردار" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۸۵ء
رضی حیدر، خواجہ: "قائداعظم خطوط کے آئینے میں" (مطبوعہ کراچی) ۱۹۸۵ء
سردار محمد خان: "حیات قائداعظم" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۴۹ء

سعید راشد: "گفتار و کردار قائداعظم" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۸۲ء
سلطان باہو قادری، سلطان العارفین: نور الہدے" (مترجم: فقیر نور محمد قادری) (مطبوعہ لاہور) ۱۹۸۹ء
سوہنے میاں، پیر: "سیرت راہنمائے اولیاء" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۹۶ء
شاہ مخلص الرحمن جہانگیری: "شرح صدور" (مطبوعہ دہلی)
شاہ نعمت اللہ ولی: "پیشین گوئیاں" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۹۱ء
صابر حسین شاہ بخاری، سید: "امام احمد رضا محدث بریلوی اور تحریک پاکستان" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۹۶ء
صابر حسین شاہ بخاری، سید: "خلفائے امام احمد رضا اور تحریک پاکستان" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۹۷ء
صادق قصوری، محمد: "اکابر تحریک پاکستان" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۷۹ء
صادق قصوری، محمد: "تحریک پاکستان اور مشائخ عظام" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۸۹ء
صادق قصوری، محمد: "جعفران ایں زماں (مطبوعہ لاہور)
صادق قصوری، محمد: "تحریک پاکستان اور علمائے کرام" (زیر طبع)
طاہر احمد قاسمی: "مکالمۃ الصدرین" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۷۸ء
طاہر فاروقی، محمد، پروفیسر: "اقبال اور محبت رسول" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۷۷ء
طفیل، محمد (مدیر): "نقوش" (رسول نمبر) جلد (مطبوعہ لاہور)
ظہور الحسن قادری، الحاج: "مبشرات پاکستان" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۹۶ء
عبدالرحمن خان، منشی: "قائداعظم کا مذہب اور عقیدہ" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۸۶ء
عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری، علامہ: "مشعل راہ" (مطبوعہ لاہور)
عبدالحکیم شرف قادری، محمد، علامہ: "تذکرہ اکابر اہل سنت" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۷۶ء
عبدالمجید صدیقی، محمد: "سیرت النبی بعد از وصال النبی" (ﷺ) (مطبوعہ لاہور)
ع ۔ م ۔ چوہدری: "دربار نبوی (ﷺ)" (مطبوعہ ملتان) ۱۹۹۶ء
عزیز احمد قادری، مولانا: "اصلاح تقویۃ الایمان" (مطبوعہ کراچی)

فیض احمد فیض، مولانا: "مہر منیر" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۷۶ء
کلیم نشتر: "تعلیمات قائداعظم" (مطبوعہ لاہور)
گمنام عاشق رسول (ﷺ): "درود شریف" (مطبوعہ لاہور)
محمد انور مدنی: "کلی ایمان" (مطبوعہ لاہور)
محمد برہان الحق جبل پوری، مفتی: "تحریک پاکستان کی اہم دستاویز" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۸۶ء
محمد محدث کچھوچھوی، سید محدث اعظم: "الخطبات الاشرفیہ" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۹۷ء
محمد حسین بدر، حکیم: "سات ستارے" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۷۸ء
محمد مسعود احمد، پروفیسر: "نورونار" (مطبوعہ لاہور)
محمد فضل حق خیر آبادی، علامہ: "تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ" (مطبوعہ مبارک پور، انڈیا)
محمد فیاض حسین چشتی: "نظر کرم" (مطبوعہ لاہور)
محمد نعیم الدین مراد آبادی، علامہ: "اطیب البیان رد تقویۃ الایمان" (مطبوعہ کراچی)
منصور احمد بٹ: "نقوش قائداعظم" (مطبوعہ لاہور)
نذیر نیازی، سید: "اقبال کے حضور" (مطبوعہ کراچی) ۱۹۷۱ء
نور محمد قادری، سید: "اقبال کا آخری معرکہ" (مطبوعہ لاہور) ۱۹۸۷ء
ولی مظہر، ایڈووکیٹ: "عظمتوں کے چراغ" ج ۶ (مطبوعہ ملتان) ۱۹۹۰ء

جرائد و اخبارات

"آستانہ" کراچی، ماہنامہ (اکتوبر ۱۹۹۷ء)
"اردو ڈائجسٹ" لاہور، ماہنامہ (اگست ۱۹۹۰ء)
"امروز" روزنامہ (۱۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء)
"اوج" لاہور، مجلہ (گولڈن جوبلی نمبر، قرارداد پاکستان، ۹۱ ـ ۱۹۹۰ء)

"اوصاف" اسلام آباد، روزنامہ (۲۵ دسمبر ۱۹۹۷ء)
"تحریک" لاہور، پندرہ روزہ (۱۶ دسمبر تا ۳۱ دسمبر ۱۹۹۲ء)
"جنگ" راولپنڈی، روزنامہ (۲۵ دسمبر ۱۹۹۸ء)
"خبریں" اسلام آباد، روزنامہ (۲۵ دسمبر ۱۹۹۸ء)
"رضائے مصطفیٰ" گوجرانوالہ، ماہنامہ (اپریل ۱۹۹۷ء)
"ساندل سویرا" اسلام آباد، ماہنامہ (اکتوبر ۱۹۹۷ء)
"ضیائے حرم" لاہور، ماہنامہ (دسمبر ۱۹۹۲ء)
"کاروان قمر" کراچی، مجلہ (دسمبر ۱۹۹۷ء)
"کنز الایمان" لاہور، ماہنامہ (تحریک پاکستان نمبر، اگست ۱۹۹۵ء)
"ندائے ملت" لاہور، ہفت روزہ (۳ تا ۹ دسمبر ۱۹۹۸ء)
"نور الحبیب" بصیر پور، ماہنامہ (اگست ۱۹۹۸ء)
"نوائے وقت" جمعہ میگزین (۱۱ ستمبر ۱۹۹۲ء)
"نوائے وقت" راولپنڈی، روزنامہ (۲۵ دسمبر ۱۹۹۷ء)
"ہلال" راولپنڈی، ہفت روزہ (یوم دفاع پاکستان نمبر، ۱۹۹۸ء)
"ہلال" راولپنڈی، ہفت روزہ (گولڈن جوبلی پاکستان نمبر، ۹۹ ـ ۱۹۹۸ء)

مکتوبات

۱۔ مکتوب گرامی جناب محمد اشرف بیگ بنام راقم الحروف بوساطت بابو غلام اکبر ساکن چو آشاہ غریب (نزد حسن ابدال) محررہ ۱۵ اپریل ۱۹۹۸ء
۲۔ مکتوب گرامی جناب خلیل احمد رانا بنام راقم الحروف محررہ ۲۹ دسمبر ۱۹۹۸ء / ۹ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشاریہ (شخصیات)

رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ : ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۴۱، ۴۲، ۴۴، ۴۵، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۳، ۶۵، ۶۶، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۴، ۷۵

آزاد سبحانی، مولانا : ۳۱

آغا اسحاق علی : ۷۱

ابوالحسن اصفہانی، مرزا : ۳۹

ابوالحسن زید فاروقی، مولانا : ۲۱

ابوالکلام آزاد : ۴۶، ۷۶، ۷۷، ۷۸

ابوجہل : ۳۸

ابوداؤد محمد صادق، مولانا : ۵۰

ابوذر بیگ : ۳۱

ابوسعید، حضرت : ۳۱

ابوسعید محمد امین، مفتی : ۲۱

ابوسلمان شاہجہانپوری، ڈاکٹر : ۶، ۴۶

ابوطالب : ۶۰

احمد بن محمود المدعو بمعین الفقراء : ۴۷

احمد رضا خان بریلوی، امام : ۷، ۸، ۲۰، ۲۱، ۳۵

احمد میاں، پیر رہنمائے اولیاء : ۲۹

اختر حسین شاہ، پیر سید : ۶۸

ادریس صدیقی : ۴۱

اسماعیل دہلوی، مولوی : ۲۰، ۲۱

اشرفعلی تھانوی، مولوی : ۳۷، ۳۸

افضل خان، محمد : ۷۲

اقبال، علامہ، ڈاکٹر : ۷، ۳۳ ۳۹، ۷۰، ۷۴

الٰہی بخش، کرنل : ۶۹

امام ابن ابی شیبہ، حضرت : ۱۰، ۱۱

امام بخاری، حضرت : ۱۰

امام مالک، حضرت : ۱۰

امتیاز حیدر، سید، ڈاکٹر : ۴۷

بان داس : ۳۶

بخشی صاحب : ۶۷

بشیر احمد، میاں : ۲۰

بشیر احمد چشتی : ۷۱

بہادر یار جنگ، نواب : ۵۳، ۵۶

تاج الاولیاء : ۲۵، ۲۶، ۲۷

تھامس کارلائل : ۵۵

جابر، حضرت : ۳۱

جلال الدین قادری، محمد مولانا : ۴۶

جماعت علی شاہ، پیر سید : ۶۶، ۶۷

حامد سعید اختر : ۴۳

حامد علی خان، مولانا : ۶۵

حافظ شیرازی : ۵

حسرت موہانی، مولانا : ۵، ۴۰، ۴۱، ۶۲

حسین احمد مدنی، مولوی : ۳۸، ۳۹

حفیظ جالندھری، ابوالاثر : ۴۴

حمید احمد خان، پروفیسر : ۵۷

حمید صابری، پیر زادہ : ۷۹

حنیف شاہد : ۶۷

خادم علی شاہ بخاری، سید : ۷۴

خلیل احمد انبیٹھوی، مولوی : ۱۱

خلیل احمد رانا : ۳۶

ذہین شاہ تاجی، بابا : ۲۷

رشید محمود، راجا : ۵۵

رضی حیدر، خواجہ : ۵۳، ۵۶ ۵۸، ۶۷، ۷۵، ۷۶

سردار محمد خان : ۴۴، ۶۹، ۷۰

سعید راشد : ۲۳، ۶۳

سلیمان الزائدی : ۳۲

سلطان باہو قادری، سلطان العارفین : ۴۲

سلطان محمد، مولانا : ۲۷

سلطان محمود اعوان : ۷۳

سلطان محمود غزنوی : ۴۸

سوہنے میاں، پیر : ۲۹

سیف الاسلام، مولانا : ۶۲

شاہ مخلص الرحمٰن جہانگیری : ۲۱

شاہ نعمت اللہ ولی : ۲۳، ۲۴

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی : ۲۰

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی : ۲۰

شبیر احمد عثمانی، مولوی : ۳۷، ۳۸

شبیر علی تھانوی، مولوی : ۶۲

صابر حسین شاہ بخاری، سید : ۵، ۶، ۷، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۹، ۲۱، ۳۲، ۳۵، ۳۶، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۳، ۴۶، ۴۸، ۵۰

صادق قصوری، محمد : ۳۹، ۴۲، ۴۶

ضیاء الدین احمد قادری مدنی، علامہ : ۳۵

طارق سلطانپوری : ۱۴، ۱۵، ۴۱

طاہر احمد قاسمی : ۳۸

طاہر فاروقی، محمد، پروفیسر : ۳۹

ظہور الحسن قادری، الحاج : ۲۵، ۲۷، ۲۸، ۳۷، ۴۷، ۴۸، ۵۰

عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق : ۹

عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری، علامہ : ۳۹

عبدالحکیم شرف قادری، محمد، علامہ : ۴۰

عبدالحفظ شیرازی : ۴۷، ۴۸

عبدالرب نشتر، سردار : ۶۳

عبدالرحمٰن خان، منشی : ۶۲، ۷۱، ۷۲

عبدالرشید بٹلر : ۶۳

عبدالشکور پٹواری : ۴۶

عبدالغفار خان : ۶۳

عبدالغفور عباسی مدنی : ۶۹

عبدالقادر : ۶۶

علی المرتضیٰ، حضرت (خلیفہ چہارم) : ۱۴، ۲۰، ۲۱، ۲۳، ۵۳

عمران نقوی، سید : ۱۷

ع - م - چوہدری : ۳۱

عزیز احمد قادری، مولانا : ۲۱

غلام اکبر، بابو : ۳۵

غلام رسول کھوکھر : ۵۱

غلام مرشد، مولوی : ۶۳

غوث الاعظم، حضرت : ۱۴

فاروق اعظم، حضرت (خلیفہ دوم) : ۵۱

فاطمہ جناح : ۷۰

فیض احمد فیض، مولانا : ۲۸

قائد اعظم (محمد علی جناح) : ۵، ۶، ۷، ۹، ۱۰، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۲۰، ۲۲، ۲۳، ۲۸، ۳۳، ۳۴، ۳۶، ۳۹، ۴۰، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸

قاری احمد پیلی بھیتی، مولانا : ۷۵

قاضی عیاضی، حضرت : ۱۰

کامل دین، محمد : ۴۰

کفایت اللہ، مفتی : ۳۹

کلیم نشتر: ۵۹
گمنام عاشق رسول (ﷺ): ۵۲، ۶۸، ۶۹
لطیف بری امام قادری، شاہ: ۲۸
ماجد بن عبدالعزیز (گورنر مکہ): ۳۲
ماؤنٹ بیٹن، لارڈ: ۴۳، ۷۶
مجذوب: ۲۴
مجدد الف ثانی، حضرت: ۴۲
محبوب عالم، میاں: ۲۸
محمد ارشد، پروفیسر: ۱۸
محمد اشرف بیگ: ۳۱، ۳۵
محمد اعظم: ۵۵
محمد انعام کریم صدیقی: ۴۹، ۵۰
محمد انور مدنی، کرنل (ر): ۲۱
محمد بدر اویس: ۳۲
محمد بشیر، شیخ: ۳۷
محمد برہان الحق جبل پوری، مفتی: ۴۶
محمد بوٹا: ۵۱
محمد حسین بدر، حکیم: ۴۶
محمد حسین چوہدری: ۴۷
محمد رفیق شیخ حنفی قادری: ۱۳، ۱۹
محمد سعید قریشی، میاں: ۲۸
محمد سلیم جلالی، حنفی قادری: ۱۹
محمد شفیع کراچوی، مفتی: ۳۸
محمد محب اللہ نوری، مولانا: ۶، ۷، ۱۷
محمد محدث کچھوچھوی، سید: ۴۶
محمد مظاہر اشرف الاشرفی، سید: ۶۱
محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: ۱۸، ۲۱، ۲۲
محمد فضل حق خیر آبادی، علامہ: ۲۱
محمد فیاض حسین چشتی: ۱۷، ۷۳، ۷۴
محمد ناظم الرحمٰن: ۳۱
محمد نعیم الدین مراد آبادی، علامہ: ۲۱
محمد نعیم طاہر رضوی: ۱۷
محمد نواز شریف (وزیر اعظم پاکستان): ۴۶، ۵۰، ۵۱
محمد یوسف شاہ تاجی: ۲۵
محمود الحسن، مولانا: ۵۰
محمود احمد ساقی، ڈاکٹر: ۴۱
مقبول احمد، مولانا: ۱۷
مقبول الرسول، خواجہ: ۴۰
منصور احمد بٹ: ۶۰، ۶۱، ۷۵
منصور علی خان، مولانا: ۱۱
منیر احمد منیر: ۶۴، ۷۷
مہاجر مکی: ۲۴
مہر علی شاہ گولڑوی، پیر سید: ۲۸، ۷۵
محی الدین گیلانی (بابو جی): ۳۰
نذیر نیازی، سید: ۳۹
نصیر الدین نصیر گیلانی، سید: ۳۰
نصر اللہ خان، رانا: ۶۴، ۶۵
نور احمد قادری، مولانا: ۳۵
نور محمد سروری قادری فقیر: ۴۲
نور محمد بٹ: ۴۹
نور محمد قادری، سید: ۳۹
وقار احمد وقار صدیقی: ۷۴
ولی مظہر ایڈووکیٹ: ۴۶، ۶۷